REGD No. E.P 66

رجسٹرڈ ایل نمبر ای پی ۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳ روپے ۵۰
ممالک غیر ۷ روپے ۵۰
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۷ ہش | ۲۵ شوال ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ مئی۔ بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا ماہانہ اجلاس ہوا جس میں چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے معتمد قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام سے خطاب کیا اور بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے "حقیقی اسلام" رسالہ کے امتحان میں اول دوم سوم آنے والے مقامی خدام کو انعام بھی دیئے گئے۔ نیز مجلس مقامی نے جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال رکن مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے والد جناب شیخ محمد حسین صاحب کی وفات پر قرار داد تعزیت پاس کی۔

قادیان ۱۲ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تو اڑیسہ کے سفر پر ہیں۔ آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان!

"اسلام کی دوبارہ ترقی اور اس کا احیاء"

از رشحات قلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر جلد ۵ میں سورت انبیاء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اسے یاجوج ماجوج اور دجالی فتنہ پر چسپاں کیا ہے اور اسباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے۔ کہ جس طرح صدر اول میں باوجود مخالف حالات اسلام کی ترقی کی نسبت آپ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اسی طرح موجودہ زمانہ میں یاجوج ماجوج اور دجال کی تباہی اور اسلام کے دوبارہ احیاء اور اس کے عروج کے بارہ میں بتائی ہوئی آپ کی باتیں ضرور پوری ہونگی۔ اور آپ کی صداقت کا یہ تازہ نشان ایک دنیا خود مشاہدہ کریگی انشاء اللہ (ادارہ)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل میں سے ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ جب آپ نے دعویٰ کیا۔ اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق اعلان کیا۔ کہ آپ جس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں اس میں آپ بہرحال کامیاب ہوں گے۔ گو دنیا آپ کی مخالفت کرے گی۔ لیکن کوئی شخص آپ کا بال تک بیکا نہیں کر سکے گا۔ آپ وہ کونے کا پتھر ہیں کہ جس پر آپ گرے وہ بھی چکنا چور ہوگا۔ اور جو آپ پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ کا یہ دعویٰ درست نکلا۔ دعویٰ کے بعد مخالفت کے بڑے بڑے طوفان آئے۔ لوگوں نے آپ کے قتل کے منصوبے کئے۔ آپ کے متبعین کو ختم کرنے کی تدبیریں کی گئیں۔ ایسے حالات میں جبکہ کامیابی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بار بار یہی اعلان فرماتے کہ آپ کامیاب ہوں گے۔ اسلام مغرب و مشرق میں پھیل جائے گا۔ ساری دنیا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ اور پھر یہی نہیں کہ اسلام کی زبردست حکومت قائم ہو جائے گی۔ بلکہ آخر اس پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب اسلام کے ماننے والے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے

ان پر تنزل دوبارہ آ جائے گا۔ ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور بعض نئی برسر اقتدار آنے والی قومیں اسلامی ممالک کو دبالیں گی اور اسلام بے سروسامانی کی حالت میں ہو جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو دنیا میں دوبارہ بھیجے گا۔ اور پھر سے اسلام زندہ ہوگا۔ اور اس کے دشمن ختم ہوں گے۔ اور اسلام کا دوبارہ احیاء ہوگا۔ یہ وہ خبریں ہیں۔ جو قرآن کریم میں ہمیں کثرت سے ملتی ہیں۔ اور ایسی خبریں اور ان کی تفصیلات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے سامنے بیان فرمائیں۔ جن میں سے بعض احادیث کی کتب میں محفوظ ہو کر ہم تک پہنچ گئی ہیں۔ اور یہ سب باتیں لفظاً لفظاً پوری بھی ہو گئیں۔ پس ایسے وقت میں جبکہ بظاہر کامیابی کے امکانات نظر نہیں آتے تھے۔ اپنی ترقی اور اپنے عروج کی خبریں دینا اور عروج کے بعد پھر قوم کے تنزل کی پیشگوئی کرنا اور پھر کہنا کہ تنزل کے بعد پھر عروج ہوگا یہ سب کچھ محض دماغی تصورات نہیں ہو سکتے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے ہی یہ سب خبریں دی تھیں تبھی تو غیر معمولی حالات میں پوری ہوئیں۔ پس ان سب خبروں کا پورا ہونا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ آپ منجانب اللہ تھے۔

آج یوروپین ممالک بام عروج پر پہنچے ہوئے ہیں ان کی تہذیب۔ ان کا تمدن اور ان کی ایجادات کو دیکھ کر سب دنیا دنگ ہے اور یہ لوگ خود بھی ان سب باتوں کو اپنی فوقیت میں پیش کرتے ہیں۔ آج ہر ملک کی نگاہ اُن کی طرف اُٹھتی ہے اور ہر قسم کے علوم کا منبع ان کے ممالک کو سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی وہ حکومتیں جن سے دنیا کانپ اُٹھتی تھی۔ جن کے سامنے یوروپین ملکوں کے لوگ شاگردوں کی طرح بیٹھتے تھے۔ جن کے گھوڑوں نے اُن کے ملکوں کو روند ڈالا۔ آج سمٹ سمٹ کر محدود علاقوں میں رہ گئی ہیں۔ وہ شیر جن کے سامنے سب ملک چوہوں کی طرح تھے۔ آج وہ شیر اتنا کمزور اور ضعیف ہے کہ یہ چوہے اس کے جسم پر دوڑتے پھر رہے ہیں اور اس کو نوچتے ہیں۔ اور شیر میں اتنی قوت نہیں کہ ان چوہوں کو بدن سے ہٹا سکے۔

آج کا مسلمان بھی مایوس ہو چکا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسلام آج ہے تو کل نہیں اور جو کوئی یوروپین ممالک میں جاتا ہے اور وہاں کی ترقی اور عروج کو بنظر خود مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ مجسم یاس اور ناامیدی بن جاتا ہے۔ اور وہ واپس پہنچ کر یہی پیغام

دیتا ہے۔ کہ اسلام کا اب خدا ہی حافظ ہے بظاہر اس کے دوبارہ ترقی کرنے کا امکان نہیں۔ کیونکہ ایک طرف اس کے دشمنوں نے اس کی سیاسی طاقت کو ختم کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کے ماننے والوں نے خود اسلام کو خیرباد کہہ دیا۔ اور یورپ کو اپنا امام سمجھ کر اس کی اقتداء کو فخر خیال کرنے لگ گئے۔ اور انہوں نے یہ بھلا دیا کہ ایک مسلمان کو جو کتاب بطور مکمل ضابطہ حیات کے دی گئی ہے۔ وہ اس لئے نہیں کہ وہ دوسروں سے راہنمائی حاصل کرے بلکہ اسلئے ہے تا لوگ اسکے نور سے منور ہوں اور اسکی پیروی سے دین و دنیا میں فائدہ اٹھائیں۔

درحقیقت اسلام کا تنزل اور یوروپین ممالک کا یہ عروج بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خبریں آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دی تھیں اور اتنی تفصیل سے بتائیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سینما کی فلم دکھائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کو وہ تمام حالات پردہ پر دکھا دیئے گئے جن سے اسلام دوچار ہونے والا تھا۔ اور ان سب واقعات کے رونما ہونے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی صداقت پر مہر لگا دی کیونکہ اتنا علم غیب جتنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کبھی کسی شخص کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدائے عالم الغیب اس کو نہ بتائے۔ پس اسلام کا یہ ضعف اس لئے کسی اسواسطے نہیں کہ ہم گھبرا جائیں۔ ہم مایوس ہو جائیں۔ بلکہ جس خدا نے اسلام کے تنزل کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بتائی کہ وہ لفظ بلفظ پوری بھی ہوئی۔ اسی خدا کی طرف سے آپکو ایک اور خبر بھی دی گئی۔ اور وہ یہ کہ اسلام دوبارہ ترقی کریگا اور اپنے دشمنوں پر غالب آئیگا اس سے ٹکر لینے والے پاش پاش ہوں گے۔ اور اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائیگا۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ خود کریگا جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اسی طرح آخری زمانہ میں دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح دنیا میں آئیگی۔ اور خدا کی نصرت اور اس کے فضل کو جذب کرے گی۔ اور ملائکہ کی فوجیں آسمان سے اُتر کر کمزوروں کو طاقتور اور سلطنتوں کا وارث بنا دیں گی۔ پس کسی مسلمان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ نہ ہے محمد رسول اللہ

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۵رمئی ۱۹۵۸ء

احساسِ مرض اور اس کا حقیقی علاج

ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کی وزارت عظمیٰ سے عارضی ریٹائرمنٹ کا معاملہ خاص توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اگرچہ کچھ عرصہ پیشتر بھی آپ چند بار اپنے متعلق قدرے تھکاوٹ محسوس کرنے کا اشارہ کر چکے تھے۔ لیکن ۲۹ر اپریل کو کانگریس پارلیمنٹری پارٹی میں اس بارہ میں آپ نے کھل کر بات کی اور کانگریس پارلیمنٹری پارٹی میں اپنی پریشانی کے بواعث بھی بیان کر دیئے آپ نے بتایا کہ

— سیاست اب کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کا ذریعہ نہیں رہی بلکہ لوگوں کے انفرادی مفادات کی آماجگاہ بنتی چلی جا رہی ہے،

— اس وقت ماحول بڑا گندہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک طرح کی بے تندی پھیلتی جا رہی ہے۔ جس سے کانگریس اور ملک دونوں ہی متاثر ہیں۔

— لوگ اخلاق عام کے لحاظ سے بھی گرتے جا رہے ہیں۔ ان میں عام اخلاقی معیار بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ اسی مرض میں ہندوستان ہی نہیں پوری دنیا مبتلا ہے۔

— کانگریس پارٹی کے افراد مفاد پرستی اور فرقہ واریت کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس کی نظریاتی حیثیت کم ہوتی جا رہی ہے"

ملک میں بڑھ رہی اس قسم کی خرابیوں پر نگاہ کرتے ہوئے آپ حد درجہ کبیدہ خاطر ہوئے۔ اور آپ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے وزارت عظمیٰ کے بار عظیم سے سبکدوشی حاصل کر کے ایک فرد اور شہری کی حیثیت سے ان خرابیوں کو دور کرنے پر غور و فکر کر سکیں۔ لیکن اس بارہ میں از خود فیصلہ کرنے کی بجائے آپ نے اس معاملہ کو کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کے سامنے پیش کیا۔ جو غور و فکر کے بعد اس فیصلہ پر پہنچی کہ وزیر اعظم اپنے عہدہ سے سبکدوش نہ ہوں خواہ یہ سبکدوشی عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ چند ماہ کی رخصت سے اپنی صحت بحال کر لیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ گیارہ سال کے لمبے عرصہ میں موصوف کو جس قدر مسلسل محنت کرنی پڑی ہے۔ اس کے پیش نظر آپ کو آرام کی بجا طور پر ضرورت ہے۔ لیکن ملکی صورتِ حال کچھ اس قسم کی ہے کہ قدم قدم پر ملک کو آپ کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ ستا بریں اسی بنا پر وزیر اعظم نے پارٹی کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے وزارتِ عظمیٰ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا خیال ترک کر دیا۔

مگر سوال یہ ہے کہ جن وجوہات کی بنا پر پنڈت جی نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیا وہ دور ہو گئی ہیں یا اُن کے دور ہونے کی کوئی صورت نکل آئی ہے۔ بیشک چند ماہ کی رخصت وزیر اعظم کو تازہ دم کر دینے کا باعث تو بن سکتی ہے۔ لیکن معاشرے میں راہ پانے والی جن خرابیوں کی طرف آپ نے اشارہ کیا وہ تو ایسی نہیں کہ چھو منتر سے دور ہو جائیں۔ جہاں تک ان وجوہات کے دور ہونے یا ہو سکنے کا تعلق ہے۔ ہمارے خیال میں وزیر اعظم کے اس اقدام سے کم سے کم یہ فائدہ تو ضرور ہوا ہے کہ اعلیٰ سطح پر ملک میں پھیلنے والے خطرناک مرض کا احساس بیدار ہو گیا ہے۔ مگر محض احساسِ مرض سے مرض کا دفعیہ ممکن نہیں۔ اس کے استیصال کے لئے سب سے پہلے مرض کے بواعث تلاش کئے جانے چاہئیں یہ خرابیاں کیونکر پیدا ہوئیں اور اُن کے جراثیم کس طرح ہماری مدنیت کے جسم میں سرایت کر گئے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ اس کے علاج کا ہے۔ بشرطیکہ اس میں بھی صحیح طریق کار پر عمل کیا جائے !!

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیاسی راہنماؤں نے ملک کی آزادی میں جس قدر جانفشانی سے کام لیا۔ آج اُس کے خوشکن نتائج سب کے سامنے ہیں۔ ہمارا وطن غیر ملکیوں کے پنجہ سے آزاد ہو چکا ہے۔ اور گیارہ سال کی لگاتار محنت کے نتیجہ میں بیرونی دنیا میں ایک خاص مقام بھی حاصل کر چکا ہے مگر اندرونی خرابیوں کے باعث اس کی حالت تشویشناک حد کو پہنچ چکی ہے ؛ چنانچہ وہی پنڈت نہرو جنہیں بیرونی دنیا ایک بڑا انسان جانتی ہے ملک کے اندرونی حالات پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کے لئے اس قدر پریشان ہوئے۔ کہ علیحدگی پر آمادہ ہو گئے۔ جس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ہمارا ملک جس رفتار سے ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھا اندرونی طور پر اتنی رفتار سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ گویا ہم نے دنیا میں اپنے ملک کی ساکھ قائم کی مگر اپنے لئے کچھ نہ کر سکے !!

جہاں تک اُن خرابیوں کا تعلق ہے جو نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ ساری دنیا ہی میں بڑھ چکی ہیں۔ ہمارے خیال میں اُن سب کی بڑی وجہ انسان کی بے قیدی کی زندگی ہے انسان خواہ کس قدر ہی عقلمند کیوں نہ کہلائے پھر بھی اس کے اندر ایسی طاقتیں ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ جو اُسے اصلاح کی بجائے بگاڑ کی طرف لے جانے میں جلدی کرتی ہیں۔ کیونکہ شر اور بدی میں ایک عارضی لذت اور کشش ہوتی ہے۔ اور اس کا مقابلہ صرف نیکی اور مذہب سے کیا جا سکتا ہے۔ مگر آج دنیا جس قدر مذہب سے بیگانہ ہو رہی ہے۔ اُسی قدر اخلاقی قدروں میں پستی کی طرف جا رہی ہے۔ مذہب انسان کے دل کی اصلاح کرتا ہے۔ جو تمام جوارح کا مرکز ہے۔ اس کی اصلاح سے تمام اعضاء کی اصلاح خود بخود ہو جاتی ہے۔ لیکن مذہب کی جگہ آج مادہ پرستی نے لے رکھی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دلوں سے نوع انسانی کی حقیقی قدر و منزلت مٹ رہی ہے۔ نفس پرستی۔ مفاد پرستی زوروں پر ہے۔ ہر جائز و ناجائز طریق سے مطلب براری کی کوششیں جاری ہیں۔ ایثار و قربانی جو انسان کا ایک قیمتی جوہر تھا مفقود ہوتا جا رہا ہے۔

بہرحال دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ میں کانگرس پارٹی کیا کچھ کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ اس کی کوششوں سے ملک کی حالت کسی حد تک سدھر جائے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ان خرابیوں کا کماحقہٗ استیصال دنیوی راہنماؤں کے بس کا روگ نہیں۔ اس کے لئے تو آسمانی دنیا کے راہنماؤں کی ضرورت ہے۔ جو مذہبی قانون کو حرکت میں لائے بغیر افراد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کے جسموں پر قانون کی تلوار چلانے کی بجائے دلوں کو پاک و صاف کرتے ہیں جس سے حقوق طلبی کا جذبہ اُبھرنے کی بجائے ادائیگی فرض کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔ مفاد پرستی کی جگہ ایثار و قربانی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

چنانچہ دیکھ لو۔ آج سے پونے چودہ سو سال قبل دنیا اسی قسم کے حالات سے گذر رہی تھی۔ حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا نے ایک پاک انقلاب دیکھا۔ اب بھی جبکہ دنیا بگاڑ ہی بگاڑ کی طرف بڑھ رہی ہے اس کی اصلاح پہلے کی طرح روحانی قدروں پر ہی ممکن ہے۔ اس موقعہ پر آپ کے یہ مبارک کلمات طیبات کس قدر امید افزا نظر آتے ہیں کہ :-

ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ دواءً

کہ قدرت کی طرف سے جب کوئی بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ تو ساتھ ہی اُس کے انسداد اور دفعیہ کے اسباب بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ پس اگر آج ہمارے ملک میں طرح طرح کی خرابیاں راہ پا چکی ہیں بلکہ ساری دنیا ہی اس خطرناک بگاڑ کا گہوارہ بن چکی ہے۔ تو یقین رکھیئے۔ کہ قدرت کی طرف سے اس کی اصلاح کا سامان بھی کیا جا چکا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم لوگ قدرت کے اشاروں کو سمجھیں اور اپنی آنکھوں کو اس کے مناظر دیکھنے کے قابل بنائیں۔ جب تک دنیا اس بات کے لئے تیار نہ ہو گی حقیقی خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔

حقیقی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جس پر ایمان لانے سے ایک انسان بے قیدی کی زندگی سے بچ کر انسانیت کا صحیح مقام پہچانتا ہے۔ اسی لئے جب تک دنیا اس سرچشمہ کی تلاش نہیں کرتی اُس کے لئے خوشحالی مل جانا امر محال ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ پانی کے بغیر پیاس دور ہو جائے۔ یا کھانا کھانے کے بغیر پیٹ بھر جائے۔ پھر کیونکر سمجھ لیا جائے کہ انسانی جسم کے مرکز یعنی دل کی اصلاح کے بغیر اخلاقیات کا موجودہ نقشہ بدل جائے گا ۔!!

خدا کی پاک کلام نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

کہ جو میرے ذکر سے اعراض کرتا ہے۔ تو اُسی کی زندگی کبھی بھی خوشگوار نہیں ہوتی۔ خدا سے بغاوت کر کے دنیا نے اس کا تجربہ کر لیا۔ اور ابھی اور کرے گی یعنی کہ اُسے اپنی غلطی کا پورا پورا احساس ہو گا۔ اور بڑی ذلت اور رسوائی کے بعد اصلاح کی طرف قدم اُٹھا سکے گی۔ کاش ! اُس وقت کے آنے سے قبل ہی ہوشمند انسان اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش کرے !!

حسبِ سابق امسال بھی مورخہ ۲۷رمئی ۵۸ء کو "یوم خلافت" منایا جائے گا۔ اس تاریخ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔ "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔

امراء صدر اور سیکرٹریان تبلیغ تیاری کر کے جلسے کرا کر رپورٹیں بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی شاندار مساعی اور ان کے خوشکن نتائج

ہر بڑے شہر میں عالی شان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے!

لاکھوں صفحات پر مشتمل تبلیغی لٹریچر کے علاوہ اس وقت وہاں جماعت کے چار معیاری اخبار بھی شائع ہو رہے ہیں

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی ربوہ میں ایمان افروز تقریر)

مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے جو آجکل رخصت پر ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مورخہ ۲۷ اپریل کی شام کو گول بازار کی مسجد میں مجلس تجار ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس بارونق جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر اپنی نہایت ایمان افروز تقریر شروع فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہی اور نہایت درجہ شوق اور دلچسپی سے سنی گئی۔

محترم شیخ صاحب موصوف کی تقریر

تقریر کے آغاز میں مکرم شیخ صاحب موصوف نے پہلے مشرقی افریقہ کے تاریخی جغرافیائی۔ تمدنی اور سیاسی حالات پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے وہاں عیسائیت کے غلبہ اور نہایت مضبوط عیسائی مشنوں کے قیام اور اس کے بالمقابل اسلام اور مسلمانوں کی کس مپرسی کا نقشہ نہایت درد انگیز الفاظ میں کھینچا اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد خلافت میں وہاں احمدیہ مشن کے قیام اور حضور کی خاص توجہ اور راہنمائی کے نتیجہ میں اس کی روز افزوں ترقی اور خوشکن کامیابی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ بھجوایا تھا۔ اس کے بعد جوں جوں کام وسیع ہوتا گیا۔ وہاں مزید مبلغ بھجوائے جاتے رہے حضور ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور ہدایات کے ماتحت مبلغین کو اب تک جو کام کرنے کی سعادت ملی ہے۔ اس کے اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں وہاں تبلیغ اسلام کی بنیادی ضرورتیں خاصی حد تک پوری ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے وہاں تبلیغ کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے اور اس کے خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں۔

عالیشان مساجد کی تعمیر

تبلیغ کی بنیادی ضرورتوں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانے میں تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لئے پہلی بنیادی ضرورت مسجدوں اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر ہے۔ تاکہ جس صداقت کی تبلیغ کی جا رہی ہے ظاہری طور پر بھی اس کی زندگی کا ثبوت مل سکے۔ اس سے جہاں دوسرے لوگوں کو اس صداقت کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے وہاں نومسلموں اور نومبایعین کی تربیت کا کام بھی باحسن وجوہ انجام دیا جا سکتا ہے وہاں عیسائیت کے غلبہ اور ان لوگوں کے عالی شان گرجوں اور مشن ہاؤسوں کو دیکھ کر میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا۔ اور میں نے فیصلہ کیا کہ ان کے بالمقابل اس سرزمین میں عالیشان مسجدوں اور اسلام کے مشن ہاؤسوں کا قیام عمل میں لانا ضروری ہے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس یقین پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے وہ اس سرزمین میں بھی اس کی آبیاری اور اس کی نشوونما کا خود انتظام کرے گا اور مسجدوں کی تعمیر کے لئے از خود کوئی سبیل پیدا کر دے گا۔ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں اس کام کا آغاز کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسے سامان کئے کہ یکے بعد دیگرے مسجدیں بنتی چلی گئیں۔ اور مشن ہاؤسوں کا قیام بھی عمل میں آتا چلا گیا۔ یہ خلافت ثانیہ کے عہد کی برکت ہے کہ اب مشرقی افریقہ کے ہر بڑے شہر میں عالیشان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ پھر یہ سب مسجدیں اور مشن ہاؤس اس قدر وسیع۔ شاندار اور خوش منظر ہیں کہ ان میں سے بعض پر تو ایک ایک لاکھ شلنگ سے بھی زیادہ خرچ آیا ہے اور پھر اکثر و بیشتر مساجد شہر کے وسط میں نہایت اہم جگہوں پر واقع ہیں۔ یہ مساجد اور یہ مشن ہاؤس اس سرزمین میں جہاں پہلے گرجوں اور عیسائی مشنوں کا جال پھیلا ہوا تھا اسلام کی اس شوکت و عظمت کی آئینہ دار ہیں۔ جو اسے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں حاصل ہو رہی ہے۔

الٰہی تصرف کا کرشمہ

دوران تقریر میں آپ نے مساجد کا تفصیل وار ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک ممباسہ، نیروبی، دارالسلام، ٹبورا کسموں اور جنجہ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت ایک عالیشان مسجد کمپالہ میں تعمیر ہو رہی ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے گی۔

آپ نے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ ان میں بعض مسجدیں تو وہاں کے افریقن باشندوں کی شدید مخالفت اور انتہائی مخالف حالات کے باوجود بنی ہیں۔ اور پھر اس حال میں بنی ہیں کہ ان کی تعمیر کے لئے جس کثیر مقدار میں روپے اور سامان کی ضرورت تھی اس کی فراہمی کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے وہاں کے مخیر اور مخلص احمدی احباب کے دلوں میں تحریک کی اور انہوں نے نہ صرف مختلف مواقع پر لاکھوں شلنگ اس کام کے لئے وقف کئے بلکہ افراد جماعت نے خود پتھر ڈھو ڈھو کر عملاً بھی ان کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ یہی نہیں بلکہ بعض مواقع پر تو خاص خدائی تصرف کے ماتحت بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں نے بھی مخالف حالات کے باوجود دست تعاون دراز کیا اور کہیں چندوں کی شکل میں اور کہیں بصورت قرض خطیر رقوم پیش کر کے ان مساجد کی تکمیل کو ممکن بنایا۔

آسمانی مدد کا نزول

خدا نے ان مساجد کی تعمیر کے لئے غیب سے کس طرح سامان کیا اور قدم قدم پر کس طرح اس نے اپنی تائید و نصرت سے نوازا اس کی نہایت ایمان افروز تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے پر جوش اور ولولہ انگیز انداز میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ خدا کے مسیح نے خبر دی تھی کہ آسمان سے مدد آئے گی۔ جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین کے وجود کی برکت سے اطراف و جوانب عالم میں آسمان سے یہ مدد نازل ہوئی۔ وہاں مشرقی افریقہ کے وسیع علاقوں میں بھی اس کا نزول ہوا۔ اور اس شان سے ہوا کہ وہاں کے شہر اللہ اکبر کی پرکیف آوازوں سے گونج اٹھے۔ اب وہاں عیسائیوں کے بڑے بڑے گرجا ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے مقابل مساجد کی عالی شان عمارتیں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اور ان سے پانچ وقت بلند ہونے والی اذانیں انہیں یہ باور کرا رہی ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اس کا رسولؐ ایک زندہ رسول ہے۔

وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم شیخ صاحب موصوف نے کہا کسی علاقے میں تبلیغ اسلام کو مؤثر بنانے کے لئے دوسری بنیادی ضرورت اس علاقے میں بولی اور سمجھی جانے والی زبانوں میں وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی فراہمی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ اور لوگ اس کا مطالعہ کر کے اسلامی صداقتوں پر غور کر سکیں۔ اور ان کے دلوں میں ان صداقتوں کے لئے راہ پیدا ہو سکے آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور راہنمائی کے نتیجے میں وہاں بفضلہ تعالیٰ وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر تیار ہو چکا ہے۔ نہ صرف سلسلہ کی متعدد کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ بلکہ سالہا سال کی محنت کے بعد قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ بھی ہزاروں ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ گیارہ سو صفحات پر مشتمل ہیں اور اسے دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے اتنی ضخیم کتاب کو اتنی تعداد میں چھپوانے کے لئے دو لاکھ شلنگ کی ضرورت تھی۔ اور اتنی بڑی رقم کا فراہم ہونا آسان نہ تھا۔ لیکن اس معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا ایک اور بین ثبوت فراہم کرنے کے لئے اپنی قدرت و تائید کا ایک عجیب نظارہ دکھایا۔ اور وہ یہ کہ ایک دردمند وجود ان کے دل میں تحریک کر کے اس کار ثواب کے لئے اس سے ایک لاکھ شلنگ کی پیشکش کرا دی۔ سو الحمدللہ اس نوجوان اور دیگر مخلص دوستوں کی مدد سے یہ مرحلہ بھی آسان ہو گیا۔ اشاعت لٹریچر کے ضمن میں مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں مشرقی افریقہ کے احمدی مشن نے بارہ لاکھ صفحات پر مشتمل لٹریچر شائع کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس وقت وہاں کے مشن کی طرف سے مختلف زبانوں میں چار معیاری اخبارات بھی شائع ہو رہے ہیں۔ جو خدمت اسلام کے لئے وقف ہیں۔

تبلیغی مساعی کے خوشکن اثرات

ان مساعی کے خوشکن نتائج پر روشنی

ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ تبلیغ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی اس جدوجہد کا وہاں کے یورپین، ایشیائی اور افریقن باشندوں الغرض سب پر بہت گہرا اثر ہے۔ اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جو نہایت منظم طریق پر بڑے خلوص اور درد کے ساتھ اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ پھر وہاں کے عوام ہی نہیں بلکہ خود حکومتوں کے اعلیٰ افسران حتیٰ کہ گورنر تک جماعت کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے ضمن میں اس کی انتھک مساعی کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہتے اس کے ثبوت میں بھی آپ نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

اسلام و احمدیت کی صداقت کا زندہ ثبوت

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا مشرقی افریقہ میں جماعت کے مبلغین کو خدمت اسلام کی جو توفیق ملی ہے۔ اور اس کے جو خوشکن نتائج نکل رہے ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مقدس وجودوں کی برکت ہے۔ اور اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے سچے فرستادہ ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ وہ موعود مصلح ہیں جس کے ظہور کی پیشگوئی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کی تھی۔ آپ نے پرزور تحریک فرمائی کہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعا کریں اور مسلسل کرتے چلے جائیں۔ تا حضور کے وجود کی برکت سے اطراف و جوانب عالم میں اسلام کو جو شوکت اور عظمت حاصل ہو رہی ہے۔ اور دنیا اسلامی انوار سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اس کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے۔ اور دنیا کا کوئی گوشہ اور کوئی کونہ ایسا نہ رہے کہ جو اسلام کے نور سے منور ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہو جائے۔ آپ نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا بہت مبارک ہیں ہم لوگ جنہیں مصلح موعود کا بابرکت زمانہ نصیب ہوا ہے۔ اور اس کی آسمانی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ہماری تمام تر کامیابی کا راز یہی ہے۔ کہ ہم دنیا کے جھمیلوں میں نہ پڑیں بلکہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اور اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہم چلے جائیں۔ کامیابی ہمارے قدم چومنے کے لئے بیتاب ہے بس شرط یہی ہے کہ ہم دنیا داری سے اپنا دامن بچائیں اور دینداری پر ہی سوجان سے قدا رہیں ہے

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

رسالہ "اسلام" کی وسیع اشاعت، ملاقاتیں، تبلیغی اجلاس میں تقاریر

— (ایک شخص کا قبول اسلام) —

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن

سوئٹزرلینڈ میں ہماری تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ذاتی ملاقاتوں، رسائل اور لٹریچر کی ترسیل کے ذریعے تبلیغ کی جاتی ہے۔ مغرب کے ان مادیت زدہ ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشن ہی روشنی کے مینار ہیں بسعید روحیں آہستہ آہستہ حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہیں۔ ہمیں امید کامل ہے کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے کہ جبکہ یہ سب ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونگے ذیل میں جنوری تا مارچ کی کارروائی درج کی جا رہی ہے۔

تبلیغی اجلاس و تقاریر

شہر بازل میں مورخہ یکم مارچ کو ایک تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار نے "اسلام آجکل" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ زیورک کے قریب مسلستنٹ فرقہ 13 لوگوں کا ایک دینیاتی کالج ہے۔ جہاں مختلف ممالک کے نوجوان تعلیم کے لئے آتے ہیں کورس مکمل کرنے کے بعد انہیں ڈی ڈی کی ڈگری (Doctor of Divinity) ملتی ہے۔ خاکسار کو ان کے ہاں دو تقاریر کی دعوت ملی۔ پہلی تقریر خاکسار نے اسلام پر کی۔ اور دوسری جماعت احمدیہ پر۔ دونوں تقاریر کے بعد طلباء کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ "اسلام" کے تین ماہانہ ایشوع تیار کئے گئے۔ اور قریباً سوا چھ صد کی تعداد میں لوگوں کو بھجوائے گئے۔ ان پرچوں میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے۔ روحانی نظام عالم۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ "نظام الوصیت" اسلام درمیانی راہ کا مذہب ہے۔ عرب ممالک اور مغرب۔ مصر و شام کا اتحاد اور ایک پیشگوئی۔ اسلام مغرب میں۔ سوالات کے جوابات۔ ماہ رمضان۔ احادیث نبوی۔ الجزائر میں مظالم۔ دنیا خوف میں ڈال رہی ہے۔ سورہ کہف اور حالات حاضرہ۔ مسلمانوں پر روسی مظالم۔ قارئین کے خطوط وغیرہ۔ ہمارا یہ رسالہ خدا کے فضل سے مضبوطی سے قدم جما رہا ہے۔ اور یورپ کے مختلف ممالک میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریک احمدیت پر رسالہ

ایک کتابچہ "احمدیت" پر تیار کر کے شائع کیا گیا۔ ان ممالک میں اس کی بے حد ضرورت تھی۔ کیونکہ اس رسالہ میں احمدیت کی مختصر تاریخ کے علاوہ اپنے نظام کی جھلک بھی دکھائی گئی ہے تا اغیار میں بھی احمدیت اور مسلمانوں میں بھی مرکزی اداروں سے واقفیت پیدا ہو۔ خاکسار نے یہ کتابچہ اخبارات اور لائبریریوں کو بھجوایا ہے

دیباچہ قرآن کریم

تالیف و تصنیف کے سلسلہ میں خاکسار کو انگریزی دیباچہ قرآن کریم کا خلاصہ تیار کرنے کی بھی توفیق ملی۔ یہ کام مرکز کی خواہش کے مطابق کیا گیا۔ تا اس خلاصہ کو چھوٹی تقطیع کے ایڈیشن قرآن کریم کے ساتھ لگایا جا سکے۔ روسی زبان میں قرآن کریم کے دیباچہ کا کام ہوتا رہا۔ علاوہ ازیں جرمن ترجمہ قرآن کریم کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کے سلسلہ میں خاکسار نظر ثانی کا کام بھی کرتا رہا۔ اب اس سلسلہ میں تفسیر صغیر سے بھی مدد لی جا رہی ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک صاحب جنہیں اسلام سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی گفتگو کے لئے آتے رہے قرآن کریم پڑھتے پڑھتے سورۂ کہف کے مضامین انہیں بہت دلچسپ نظر آئے۔ اس بارہ میں بہت سی باتیں پوچھتے رہے

ایک لوزانہ کے ایک روزانہ اخبار "وطن" کے ایڈیٹر صاحب ملنے آئے یہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے اجلاس کے لئے آئے ہوئے تھے ترکی کے سفیر نے انہیں ہمارا پتہ دیا۔ احمدیت پر معلومات کے بہت خواہاں تھے۔ انہوں نے ہمارے کام کو بہت سراہا۔ شاید اپنے اخبار میں مضمون بھی لکھیں۔ خاکسار کو بعض پروفیسران سے ملنے اور لٹریچر دینے کا بھی موقعہ ملا۔ ایک صاحب جو کار پوریشن میں آرکیٹکٹ ہیں ملنے آئے۔ انہیں اسلام سے بہت دلچسپی ہے۔ رسالہ "اسلام" کے عرصہ سے خریدار ہیں۔ اپنے رنگ میں اسلام کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ ایک اور صاحب جو کچھ عرصہ مسلمان ممالک میں رہے ہیں ملنے آئے۔ یہ بھی اسلام کے بہت قریب ہیں۔

اسی طرح خط و کتابت کے ذریعہ ایک صاحب سے واقفیت ہوئی جن کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ایک حلقہ ایسے احباب کا پیدا ہو رہا ہے جو اسلام کی طرف بغیر کسی لالچ یا دکھاوے کے مائل ہیں۔

ایک روز الجزائر کے چار نوجوان ملنے آئے۔ انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا عربی ترجمہ دیا گیا۔ اور رسالہ "اسلام" تو ان سب لوگوں کو بھجوایا ہی جاتا ہے۔

ایک روز ترکی کے سفیر سے خاکسار ملا۔ ان پر ہماری تبلیغی مساعی کا اس قدر اثر تھا کہ نہایت اخلاص و تشکر کے جذبات میں مجھے کہا کہ ان کی طرف سے حضرت امیر المومنین کو سلام مع دلی خواہشات کے پہنچاؤں نیز یہ درخواست کہ حضور سوئٹزرلینڈ میں بھی جلد مسجد بنوائیں۔ ایک انگریز جرنلسٹ سے ان کی خواہش پر دوبارہ ملاقات ہوئی۔ یہ اسلام سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور جرنلزم میں ان کا نام مشہور ہے

مسجد

مسجد کے لئے زمین کے حصول کے سلسلہ میں دوبارہ میئر صاحب سے بھی ملا بعض اور افسران سے بھی۔ یہاں زمینوں کی عام قیمت تیس روپیہ فی مربع فٹ سے لے کر ڈیڑھ سو روپیہ تک ہے۔ بعض قطعات تو ڈیڑھ دو ہزار روپیہ فی مربع فٹ کے حساب سے بھی بکتے ہیں۔ ہمیں جو تعاون کمیٹی کی کوششوں سے مل رہا ہے۔ اس کے متعلق مفصل رپورٹ مرکز کو بھجوائی جا چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور اس مسئلہ کو احسن وجوہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

رجسٹریشن

مشن کو سرکاری طور پر رجسٹر کرانے کا مرحلہ لمبی تگ و دو کے بعد طے ہوا۔ جونہی اس کا اعلان سرکاری گزٹ میں ہوا۔ تو ہماری توقع کے خلاف ملک کے طول و عرض کے اخبارات میں مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے جس میں چرچ کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ اب اسلام نے اپنے آپ کو اس ملک میں منظم کر لیا ہے۔ اس مشن کو انفرادی کوشش نہ سمجھا جائے۔ بلکہ ایک سوچی سمجھی تدبیر کا حال ہے۔ یہ امر کہ انہوں نے اب اس ملک میں بھی اپنی شاخ کھول لی ہے۔ اس بات پر دال ہے کہ یہ لوگ رکنے والے نہیں۔ جب چرچ کا یہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بعض درخشندہ پہلو

از حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم ایس سی متعلم پی ایچ ڈی۔ سکندر آباد دکن

ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی اتباع کرو گے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آیت کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل بنا کر بھیجا ہے۔ اسلئے آپ کے صحابہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس خدمت سے نوازا ہے اور ان کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لمبے عرصہ تک سکندر آباد میں اقامت پذیر رہے اور خاکسار کو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ کی روحانی مجالس میں بیٹھ کر استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہا اسلئے اپنی یادداشت کی بنا پر آپ کی سیرت کے چند واقعات اور آپکے اقوال کا مختصر طور پر ذکر کرتا ہوں امید ہے کہ احباب جماعت بھی اس سے روحانی حظ اٹھائیں گے۔

(۱)

حضرت عرفانی صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کے ساتھ بے حد عشق تھا۔ وہ اپنے اوقات کا بڑا حصہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنے اور آپ کے متعلق کتابیں تصنیف کرنے میں گذارتے تھے۔ اور بار بار جماعت کو قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ فرماتے تھے قرآن مجید کی ایک آیت بھی سمجھ کر پڑھو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہارے اندر ایک نور پیدا ہوگا۔ قرآن مجید کا تو یہ خاصہ ہے۔ قرآن مجید کا درس دیتے وقت ایک غیر معمولی بشاشت آپ کی طبیعت میں پیدا ہو جاتی تھی۔ فرماتے تھے کہ جب میں درس دینے لگتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ دیتا چلا جاؤں۔ لیکن لوگ تھک جاتے ہیں۔ جب قرآن مجید کے اسرار اور معارف مجھ پر کھلتے ہیں۔ تو ایسی خوشی اور بشاشت محسوس ہوتی ہے کہ گویا ایک خزانہ ہم کو مل گیا ہے۔ مکرم والد صاحب (سیٹھ علی محمد صاحب) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عرفانی صاحب نے فرمایا کہ جب میں تھک جاتا ہوں تو قرآن مجید پڑھتا ہوں۔

عاجز کو بچپن کی عمر سے قرآن مجید حفظ کرنے کی بار بار تلقین کرتے رہتے تھے اور پوچھتے رہتے تھے کہ اب کتنا حفظ کر چکے ہو۔ فرماتے تھے۔ قرآن مجید کی خدمت کرو۔ جو شخص قرآن مجید کی خدمت کرے گا کہ وہ کبھی مایوس نہیں ہوگا قرآن مجید کی خدمت کرو تو بیڑہ پار ہے۔ لوگوں میں قرآن مجید کی خدمت کا جوش پیدا کرو۔ اس سلسلہ میں عربی زبان کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلایا کرتے تھے ایک دفعہ جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی۔ تو مجھ سے فرمایا کہ سورہ ق سناؤ۔ جب میں امر مریج تک پہنچا تو آگے آپ نے تلاوت شروع فرمائی۔ اور جب آیت تبصرۃ و ذکری لکل عبد منیب پر پہنچے تو فرمایا۔ اے اللہ ہمیں بھی ایسا بنا۔

ایک دفعہ فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کی عمر ۱۰۵ سال کی تھی۔ ہماری توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ویسی لمبی عمر عطا کرے۔ مجھے اگر زندہ رہنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جو کام رہ گئے ہیں وہ پورے کر دوں۔ آپ خصوصاً ایک "علوم القرآن" کے عنوان پر لکھنے کی خواہش رکھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ میں اس کتاب میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اصل علم جو قرآن مجید سے ہمیں حاصل ہوتا ہے وہ خشیۃ اللہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰوا۔ اس کتاب کی ابتداء میں اسماء الحسنیٰ کا ذکر ہوگا۔

قرآن مجید کا جو فہم آپ کو حاصل تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ میری تحریرات کے لئے لوگ جواہر پیش کریں گے۔ لیکن میں اولاد کو یہی کہتا ہوں کہ وہ کسی قیمت پر بھی اسے فروخت نہ کرے۔ اور اس برکت کو اپنے پاس محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی سورہ طٰہٰ کی تفسیر پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو کچھ خوبی ہے وہ قرآن مجید کی ہے۔ قرآن مجید خود بڑا خوبصورت ہے۔ اس میں بیان کرنے والے کی کوئی خوبصورتی نہیں۔ جو کچھ ہے وہ قرآن مجید کی ذاتی خوبیاں ہیں۔ افسوس ہوتا ہے کہ لوگوں کو قرآن مجید کا ذوق نہیں لگا۔ اگر ایک دفعہ لگ جائے۔ تو چھوڑنے کو جی نہیں چاہے گا۔ ایک شرابی نے دوسرے کو یہ کہہ کر شراب کی ترغیب دی۔ کہ اے بے وقوف تو نے پی ہی نہیں ایک وقت قرآن مجید کا ذائقہ لگ جائے تو پھر چھوٹتا نہیں۔ میں جہاں تک ہو سکے ان تمام کتابوں کو خریدنے کی کوشش کرتا ہوں جو قرآن مجید کے متعلق ہیں۔ لوگوں میں یہ نقص ہے کہ ۸ روپے کا بوٹ خرید لیں گے لیکن دو روپے کی کتاب نہیں خریدتے۔

ایک لمبے عرصے تک حضرت عرفانی صاحبؓ قرآن مجید کا درس دیتے رہے درس دیتے دیتے اکثر مجھ سے کوئی سوال کر دیتے۔ اگر ٹھیک جواب مل جاتے تو بڑے خوش ہو جاتے اور بہت دعائیں دیتے۔ اور اگر جواب نہ دے سکوں تو عموماً فرماتے کہ قرآن مجید کی کسی آیت کو سمجھنے کے لئے اس کے پہلے کی آیات پر غور کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید کی آیتوں میں ایک ربط اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ فرماتے تھے۔ اگر قرآن مجید کا کوئی حصہ سمجھ میں نہ آئے۔ تو جو حصہ سمجھ میں آگیا ہے۔ اسے دوبارہ پڑھو۔ اس کے نتیجہ میں وہ حصہ بھی سمجھ میں آ جائیگا جو پہلے سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

(۲)

حضرت عرفانی صاحبؓ تقویٰ اور خشیۃ اللہ کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ تقویٰ اسی کا نام ہے انسان دنیا میں ایسی احتیاط سے زندگی بسر کرے جیسے کہ احتیاط کے ساتھ ایک آدمی کانٹوں والے راستہ میں سے چلتا ہے۔ میری [illegible] کی کتاب میں آپ نے یہ الفاظ لکھ دیئے۔

"اللہ تعالیٰ سے ڈر اور سب کچھ کر"

کسی سفر پر جاتے وقت میں آپ سے مصافحہ کرتا تو مصافحہ کرتے ہوئے دعا فرماتے۔ اور بلند آواز سے کہتے واللہ معک حیث ما کنت ؛ وصیکم بالتقویٰ فان المتقین ھم الفائزون۔ فرماتے تھے۔ اگر انسان متقی بن جائے۔ تو اسے رزق، علم سب کچھ مل جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے متقیوں کی نسبت فرماتا ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث
لایحتسب۔ واتقوا
اللہ ویعلمکم اللہ

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کیا دعا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ میں صرف ایک دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ متقی بنائے۔

فرماتے تھے پہلے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں چند ایسی شخصیتوں کے ذریعہ سے پھیلا جو نہایت ہی متقی تھے ان بزرگوں کے جو شاگرد ہوتے تھے جن کی تربیت وہ کرتے تھے۔ کہ ان میں ذکر الٰہی اور مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی۔ اور وہ متقی اور پرہیزگار بن جائیں۔ جب ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہو جاتا تھا۔ تو وہ انہیں کسی جگہ پر اشاعت دین کے لئے بھیج دیتے تھے۔ لوگ دیکھتے تھے۔ کہ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں۔ ان کے دشمن ناکام ہو جاتے ہیں ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو وہ ان کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ اب بھی اسلام ہندوستان میں تقوے کے ذریعہ پھیلے گا۔ میں جب ربوہ گیا تھا۔ تو مجھے جامعۃ المبشرین کو مخاطب کرنے کے لئے کہا گیا تھا تو میں نے وہاں بھی یہ بات کہی تھی۔

آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اور جب بھی پڑھاتے تو آیۃ الکرسی اور سورہ قل ھو اللہ ضرور پڑھا کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور عظمت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کس قدر اثر تھا۔

آپ کی خشیۃ اللہ کی ایک مثال یہ ہے کہ بیماری کے ایام میں آپ متعدد دفعہ فرماتے کہ دعا کریں کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور ان الفاظ کو بلند آواز سے دہراتے۔

"میں ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا ہوں۔ خلافت کو تسلیم کرتا ہوں۔ وہ تو اسلام کی جان ہے۔"

آپ کی یہ خواہش تھی۔ کہ آخری وقت آپ کے اردگرد ایک روحانی ماحول ہو۔ اور لوگ دعائیں کر رہے ہوں۔ اس لئے جب بھی طبیعت زیادہ خراب ہوتی۔ خدام الاحمدیہ کو بلوا لیتے فرماتے تھے کہ شیطان آخری وقت میں بھی بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھی بہت امید تھی اور فرماتے تھے موت کیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کے اور زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ اس دنیا میں تو ایک حد تک خدا تعالیٰ سے دوری رہتی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کو غفور الرحیم پایا ہے۔ وہ بڑا ہی قدر شناس ہے۔ اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو بھی نوازتا چلا جاتا ہے مجھے تو اس سے اچھے سلوک کی امید ہے۔

اکثر آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے گرے جو میرے عرقِ انفعال کے

(۳)

حضرت عرفانیؓ صاحب جب بھی خطبہ جمعہ دیتے تو خطبہ کو ان الفاظ پر ختم کرتے۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اللھم صل علی سیدنا ومولنا محمد وعلی آل سیدنا ومولنا محمد وبارک وسلم۔

اکثر آپ اس کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہنے کی تلقین فرمایا کرتے۔ فرماتے تھے۔ کہ نبی کے متبوع سے جو کرامات ہوتے ہیں۔ وہ بھی دراصل نبی کے ہی کرامات ہیں

مورخہ ۱۲ کو آپ نے خطبہ جمعہ پڑھا جو غالباً آپ کا آخری خطبہ جمعہ تھا۔ آپ نے سب سے پہلے آیت کریمہ

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ
"فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و
یغفر لکم ذنوبکم واللّٰہ
غفور رحیم"

کی تلاوت فرمائی۔ اور خطبہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی حقیقی اور صحیح اتباع کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا محبوب بن جائے۔ اللہ تعالےٰ کے محبوب بننے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی جائے۔ اتباع پیچھے چلنے کو کہتے ہیں۔ اس آیت سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان فضیلت کا پتہ لگتا ہے کیونکہ یوں کہنے کی بجائے کہ میری بات سنو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو حد کر دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب ایک مقام پر سے گذرتے تھے جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھوکر لگی تھی تو وہ اس مقام پر سے گذرتے ہوئے ٹھوکر لے لیتے تھے۔ اس خیال کے پیش نظر کہ یہاں پر میرے محسن کو ٹھوکر لگی تھی۔ حضرت سیٹھ صاحب (سیٹھ عبداللہ الہ دین) کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے وہ نمک چکھ لیا کرتے ہیں کیونکہ ایسی سنت کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اگر تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو گے تو خدا تعالےٰ کے محبوب بن جاؤ گے قرآن مجید کی یہ خصوصیت یہ ہے کہ وہ کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی علت غائی بھی بتلاتا ہے کہ ایسا کیوں کرنا چاہیئے۔ اور ایسا کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے محبوب بن جانے کی یہ علامت ہے کہ گناہ سرزد نہیں ہوں گے۔

گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ کے متعلق لوگوں نے بڑی بحثیں کی ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کو تھپڑ مارا جائے تو گناہ صغیرہ ہوگا اور اگر قتل کیا جائے۔ تو گناہ کبیرہ ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر گناہ کی ابتدائی حالت گناہ صغیرہ ہے۔ اور جب انسان گناہوں میں بڑھتا جاتا ہے تو وہی گناہ رفتہ رفتہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ ذنب معمولی گناہ کو کہتے ہیں۔ جرم بڑا گناہ ہے۔ اس سے آیت کریمہ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ اگر تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو گے۔ تو تم معمولی گناہوں سے بھی بچ جاؤ گے۔ اور وہ گناہ جو ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے برے نتائج نکلنے نہیں دے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گناہ کیسے معاف ہو جائیں گے۔ تو فرمایا اللہ تعالےٰ غفور ہے۔ اس کے بعد صفت رحیمیت کا ذکر کرنے میں بھی ایک حکمت ہے۔ قرآن مجید کے ہر لفظ کا دوسرے الفاظ سے تعلق ہے۔ تمام الفاظ ایک لڑی کی طرح ہے جن کو اپنی اصل جگہ سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایک آیت کا دوسری آیت کے ساتھ تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صفت رحیمیت عمل کو چاہتی ہے۔ پہلے عمل کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو۔ اب فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہارے عمل کا بہترین اجر دے گا۔

(۴)

حضرت عرفانی صاحبؓ کی سیرت کا ایک نہایت ہی اہم جزو آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ والہانہ عشق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے اکثر آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آپ رو پڑتے ایک دفعہ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو نہایت ہی دردمندانہ آواز سے فرمانے لگے۔ مجھے اب اس شخص کی سیرت پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا جاتا ہے جس کے پاکیزہ اخلاق جس کی پیاری پیاری صورت جب مجھے یاد آتے ہیں تو میرا دل ہل جاتا ہے

وقتاً فوقتاً آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ واقعات ہمیں سناتے رہتے تھے۔ فرماتے تھے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
تو بس ایک نور تھے۔ ان کی شفقت
اور محبت کا اندازہ کوئی ایسا شخص
نہیں لگا سکتا جس نے انہیں
دیکھا نہ ہو۔

ایک دفعہ میرا لڑکا ابراہیم سخت بیمار تھا۔ خون کے دست ہو رہے تھے اور وہ بیہوشی کی طرح پڑا ہوا تھا۔ مجھے میری بیوی نے کہا دیکھو ابراہیم کی کیسی حالت ہے۔ میں نے کہا میں حضرت صاحب سے دعا کے لئے کہوں گا۔ چنانچہ میں گیا اور مسجد کے دروازے کے پاس حضرت صاحب کا انتظار کرنے لگا۔ جب حضور آئے تو میں نے عرض کیا کہ حضور ابراہیم سخت بیمار ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں گھر گیا جب تک وہ زندہ بھی نہ رہے۔ میری آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔ حضور نے یہ سن کر فرمایا کہ فکر نہ کریں میں ابھی دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ جب میں گھر واپس گیا تو میں نے دیکھا کہ ابراہیم کی طبیعت اچھی ہے اور وہ بیٹھے بیٹھے پانی مانگ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ میرے رونے کی آواز ایسے سنتا ہے جیسے ایک ماں بھی نہیں سنتی۔

ایک دفعہ مجھے سر درد اور بخار کی تکلیف تھی۔ اور میں سخت بے چین تھا۔ مجھے دیکھ کر میری بیوی بھی سخت پریشان تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ حضور سے میری حالت بیان کرنا۔ چنانچہ وہ حضور کے پاس گئیں اور انہوں نے حضور سے میری حالت بیان کی۔ حضور نے فرمایا۔ فکر نہ کریں اور ایک دوائی کی گولی حضور نے دی۔ میں نے وہ کھائی۔ تو کھانے کے بعد قے آ گئی۔ اور میں اچھا ہو گیا۔

حضرت صاحب کے پاس بہت سے غریب آدمی دوائی لینے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور حضور اپنا قیمتی وقت ان کو دوائی دینے میں صرف کرتے تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اس طرح سے تو آپ کا بہت سا وقت لگ جاتا ہے۔ تو حضور نے جواب دیا۔ یہ بھی ضروری چیز ہے۔ ان غرباء کی مدد کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرآن مجید کے مطالعہ کرنے کا یہ طریق آپ اکثر سنایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ تو جب دنیوی کام سے فارغ تو ایک کمرہ میں چلے جاتے اور کمرہ بند کر لیتے تھے۔ بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ آپ دروازہ بند کر کے اندر کیا کرتے ہوں گے ایک دفعہ انہوں نے اوپر سے جا کر کمرے کے اندر نظر ڈالی تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آپ خدا تعالےٰ سے یہ دعا کر رہے ہیں۔ کہ یا الٰہی یہ تیرا کلام ہے تو ہی مجھے سمجھا۔

فرماتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کے بڑے بڑے معارف بیان فرمائے۔ تقریر سن کر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ! ہم پر تو وہ حقائق کھل رہے ہیں۔ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر بھی نہیں کھلے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ لیکن پھر بھی وہ ہم سے آگے ہی ہیں۔ کیونکہ دوسرے مسائل جیسے مرنے کے بعد کیا ہوگا وغیرہ ہمارے لئے اب غیب کی باتیں ہیں۔ لیکن وہ تو ان چیزوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ جب بھی آپ سناتے تو بہت رقت آپ پر طاری ہو جاتی۔ وہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے بیان فرمایا تھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بڑا دعا کریں۔ فرماتے تھے۔ یہ تو میرے لئے بڑی سعادت تھی۔ لیکن حضور نے میری ایسی ذرہ نوازی فرمائی۔ کہ میں شرمندہ ہو گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود اپنے ہاتھ سے پھل بسکٹ وغیرہ لئے ہوئے میرے سامنے تشریف لے آئے اور مجھ کو یہ چیزیں آپ نے پیش کیں۔

فرماتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ زمین کے لوگوں میں سے نہیں تھے۔ وہ تو ایک آسمانی روح رکھتے تھے

(۵)

حضرت عرفانی صاحبؓ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی سعادت حاصل رہی۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو محفوظ فرمایا۔ ایک دفعہ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ جس چیز کا اب تک مجھے ناز ہے وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر محفوظ کیا ہے۔ اس زمانہ میں شارٹ ہینڈ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ میں چلتے چلتے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کلمات کو لکھ لیتا تھا۔ میرے متعلق پرانے صحابہ کہا کرتے تھے کہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گراموفون ہے۔ مجھے "دوست" اور "گراموفون" کہا جاتا تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے

فرمایا کہ ایک شخص نے میری کتاب حیات احمد کے متعلق کہا کہ اس کی قیمت بہت ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے اور نہ ان کے صحابہ ان کی حیات لکھنے کے لئے باقی رہیں گے۔ کیا اس کتاب کی اتنی قیمت بھی نہیں ہے۔ یہ سن کر اس شخص کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے معاف کیجئے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ جو قیمت بتائیں وہ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ ندامت محسوس کر رہا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ اب میں تم سے کوئی قیمت نہیں لیتا۔ تمہیں مفت دیدیتا ہوں۔

ایک دفعہ آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور ہم عیادت کے لئے گئے تو فرمانے لگے دو کام مجھ سے رہ گئے ہیں اگر خدا مجھے اچھا کر دے تو میں انشاء اللہ کر دوں گا۔ اگر نہ ہو سکے تو بعد میں رہنے والوں کے لئے بھی تو کچھ کام چھوڑنا چاہیئے۔ ایک تو میں علوم القرآن پر کتاب لکھنا چاہتا ہوں اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔

(باقی)

جماعت احمدیہ اور جناب صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۴)

قادیانی تحریک کے دین و ایمان

مکرم صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ عقیدۂ وفات مسیح۔ نزول مسیح اور بعثت مسیح موعود علیہ السلام یہی قادیانیوں کے "پنج بنا دین و ایمان" ہیں۔
محترم صوفی صاحب پر لازم ہے کہ انہوں نے جس پیمانے سے جماعت احمدیہ کو ناپا ہے اسی پیمانے سے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں کو بھی ناپیں۔ خاص کر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم و مغفور کو۔ یہی مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے مرشد ہیں۔ بلکہ انہوں نے ان کو الحاد و دہریت کے گرداب سے نکال کر ساحل نجات پر پہنچایا ہے۔
آخر تھانہ بھون کی تحریک مولینا رضا احمد خاں صاحب بریلوی کی تحریک سے کیوں ممتاز ہے؟ کیوں "بہشتی زیور" کے مقابلہ میں "بہار شریعت" لکھی گئی؟

اسلامی فرقے

اور پھر یہی ایک تحریک نہیں اسلام میں آج تک کم و بیش دو ڈیڑھ سو فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہر فرقے سے جو دوسرا فرقہ ممتاز ہوتا ہے تو اس کے درمیان ضرور کچھ "مابہ الامتیاز" ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اہل سنت والجماعت "میں فقہاء متکلمین۔ متصوفین۔ محدثین کی بیسیوں پارٹیاں ہیں۔ اور ہر پارٹی کی کچھ خصوصیات ہیں۔ جن کے ماننے کے بعد ہی کوئی ان کا ممبر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ آخر ایک حنفی شوافع کیوں نہیں کہلاتا؟ اور متکلمین "اشاعرہ ماتریدی اور حنابلہ" الگ الگ کیوں ہیں؟ صوفی صاحب اگر جماعت احمدیہ پر کوئی زیادتی نہیں کرنا چاہتے تو ان تمام جماعتوں کے مابہ الامتیاز امور کو بھی "بنائے دین و ایمان" قرار دینا شروع کر دیں پھر انہیں معلوم ہوگا کہ
"ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند"

مسلم محض

یہ تو معلوم نہیں کہ صوفی صاحب کا دین و ایمان کیا ہے؟ یہ بھی شیخ افلاطون۔ خالق اعیان نامشہود اور گوسفندان قدیم میں سے ہیں۔ یا انا ولا غیری کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔
اگر اس "عالمانہ نکتہ رسی" اور "مجتہدانہ موشگافی" کے زمانے میں اپنے کو "مسلم محض" کہہ کر کسی دیر و حرم میں معتکف ہیں۔ تو بس سمجھئے کہ اس زمانے میں "گربہ و فراریت" کی اس سے بدتر مثال نہیں ہوگی۔ آپ کو یاد کرنا چاہیئے کہ جس رسول برحق صلے اللہ علیہ وسلم نے ضمام بن ثعلبہ کو محض ارکان اسلام کی ادائیگی پر جنت کی بشارت دی۔
اسی نبی امی فداہ ابی و امی نے یہ بھی فرمایا کہ "الایمان بضع وسبعون شعبۃ" علماء روز اول سے ان شعبہائے ایمان کی تحقیق و جستجو میں ہیں۔ امام بیہقی رح نے "شعب الایمان" کتاب لکھی۔ اور اسی پر "الایمان یزید و ینقص" اور "لا تشکیک فی الماھیات" والا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ اس مضمون میں ان مباحث کا تفصیلی بیان نہیں سما سکتا۔
ہمارے لئے اس میں صرف یہ نکتہ معرفت ہے کہ اقبال اور "وحدت امت" کے خواب دیکھنے والوں نے جو اپنے لئے "مسلم محض" کا لقب اختیار کرنا شروع کیا۔ یہ اصل میں ان کا طریق ہے جنکو علامہ اقبال "گوسفندان قدیم" میں شمار کرتے ہیں۔

موجبات دین و ایمان

حقیقت یہ ہے کہ ایک تو "دین و ایمان" ہے اور کچھ "موجبات دین و ایمان" ہیں۔ جن سے دل میں نور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور عقیدہ میں پختگی آتی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رح جو "لا تشکیک فی الماھیات" کے قائل اور ایمان میں نقص و زیادتی کے منکر تھے۔ وہ بھی "موجبات ایمان" کو مانتے تھے۔ "موجبات ایمان" دراصل "عروس ایمان" کے زیور ہیں۔ زیور سے دلہن کے چہرے پر بہار آتی ہے اور "موجبات ایمان" سے ایمان میں جلا اور صیقل پیدا ہوتی ہے
اس حقیقت کی روشنی میں اب تمام فرقہائے اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر فرقہ کا "دین و ایمان" تو وہی ہے۔ جو ایمان مفصل و مجمل اور ارکان اسلام میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کے "موجبات" مختلف ہیں۔ اور ان "موجبات" کی کوئی تحدید و تعیین بھی نہیں کی جا سکتی صوفیاء کا قول ہے کہ
مارایت شیئاً الا رایت اللہ فیه
فی کل شیئ له شاھد۔ دلیل علی انه واحد
ان کی اس خدا بینی کا راز یہی ہے۔ فلکیوں کے لئے فلکی انکشافات۔ ماہر علم الارض کے لئے طبیعی معلومات "ازدیاد ایمان" کے موجب ہو سکتے ہیں

عقیدہ وفات مسیح وغیرہ

اسی طرح اس "حقیقت پسند" زمانے میں جو خیالات کمزوریٔ ایمان کے سبب بنے ہوئے تھے۔ جیسے ایک اسرائیلی النسل انسان کا دو ہزار سالی سے آسمان پر بیٹھا رہنا۔ انہیں کا اسی جسم خاکی کے ساتھ زمین پر اترنا۔ اور امت محمدی کا "نجات دہندہ" بن کر آنا۔ ان میں سے کوئی بات ایسی نہیں جس کو یہ زمانہ باور کرنے پر آمادہ ہو۔ ان میں سے ہر خیال ہمارے اصل دین و ایمان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔
اب اگر کوئی شخص آکر قرآن پاک کی روشنی میں ان خیالات کی غلطی آشکارا کرتا ہے۔ اور تحدی کے ساتھ کہتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق کوئی آدمی زندہ آسمان پر گیا نہ آئے گا۔ اور نہ کسی حدیث میں ایسی آمد و رفت کا ذکر ہے۔ بلکہ وہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "کتاب البریہ" میں کہتا ہے کہ اگر کوئی ایسی حدیث دکھا دے تو ہم سے دس ہزار روپے بطور انعام پا دے۔ ظاہر ہے کہ اس آدمی کے اس چیلنج کے بعد وہ جو اپنے نظریات کے باعث دین و ایمان میں مضمحل ہو رہے تھے۔ وہ ہشیار ہو گئے۔ اور انہوں نے دیکھا کہ اس زمانے میں بھی آدمی "منذر ہدایت" بن کر آیا ہے۔ لہذا ان کیواسطے وہ آنے والا شخص "ازدیاد ایمان" کا موجب ہو گیا۔ اور ان کے لئے یہ باتیں "موجبات دین و ایمان" ثابت ہو گئیں۔

مابہ الامتیاز

صوفی صاحب! آپ نے جس چیز کو قادیانیوں کا "پنج بنائے دین" قرار دیا ہے اس کی حقیقت یہی ہے۔ اگر اس سے اعراض کرتے ہیں تو مجبوراً کہنا پڑے گا کہ آپ لوگوں کا یہ نعرہ کہ
زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ستیز
صرف سنانے کی باتیں ہیں۔ آپ اپنی کھیتی کو زہریلے جراثیم اور اپنے باغ کو خاردار جھاڑیوں سے الگ کرنا نہیں چاہتے۔
مگر ربانی سنت اور قرآنی تعلیم آپ کے خلاف ہے خدا فرماتا ہے کہ
ما کان اللہ لیذر المؤمنین
علیٰ ما انتم علیه حتیٰ
یمیز الخبیث من الطیب
اور جب زمین پر خدا کی یہ سنت نافذ ہوتی ہے۔ تو "موجبات دین و ایمان" نظر آنے لگتے ہیں۔ اور حدیث شریف الایمان بضع وسبعون شعبۃ کا تعین کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نام رکھنا

جناب صوفی صاحب کو شکایت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنی جماعت کا ایک الگ نام کیوں منتخب کیا؟ آپ کا خیال یہ ہے کہ جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اصلاحی تحریک چلائی تو اس کا کوئی الگ نام نہیں ہونا چاہیئے تھا۔
میں محترم صوفی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنا نام "نذیر احمد" کیوں رکھا ہے؟ آپ تو "جنس بشر" میں سے ہیں۔ والدین نے آپ کا نام انسان یا بشر رکھا ہے۔ آپ نے اپنا نام "نذیر احمد" کیوں رکھ لیا؟ کیا آپ اپنے کو جنس بشر سے الگ کرنا چاہتے ہیں۔ یا بشر کی بشریت میں خلل ڈالنا چاہتے ہیں؟
صوفی صاحب نے اگر یہ اعتراض سنجیدگی سے کیا ہے تو پھر چاہیئے کہ وہ اسی چھری سے پہلے ان تمام "مشاہیر اسلام" کو ذبح کر ڈالیں۔ جنہوں نے اپنی اپنی جماعت بنا کر فقہ علم کلام اور تصوف وغیرہ میں حیرت انگیز کارنامے کئے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف متوجہ ہوں۔ ورنہ پھر وہی "نزلہ بر عضو ضعیف" والی مثل ہوگی۔

وجہ تسمیہ

جماعت احمدیہ نام رکھنے کی وجہ زبانہ بار "بانی جماعت" علیہ السلام اور "اکابر سلسلہ" کی طرف سے بیان کی جا چکی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے محمد اور احمد آپ کا پہلا نام ذاتی اور دوسرا نام "صفاتی" ہے۔ اسی طرح آپ کی بعثتیں بھی دو مقدر تھیں۔ ایک وہ جو چودہ سو برس پہلے ہوئی۔ اس میں غلبۂ جلالی صفات "کا رہا۔ دوسری بعثت آپ کی "صفاتی" طور پر ہونے والی تھی۔ اور یہی زمانہ آپ کے "جمالی صفات" کے غلبہ کا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اس مناسبت سے اس جماعت کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا۔

مجدد الف ثانی اور جماعت احمدیہ

اچھا صوفی صاحب یہ تو بتائیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر تو آپ نے بڑے مزے میں اعتراض کر دیا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا کہیئے گا؟ انہوں نے بھی تو کہا ہے کہ "زمانہ مہدی" میں جماعت محمدی کا نام "جماعت احمدی" ہو جائے گا۔ کہیئے! اس سے آپ کی "وحدت امت" میں فتور ہوگا یا نہیں؟

استہزاء

صوفی صاحب! آپ نے جس طرح جماعت احمدیہ پر اعتراض کیا یہ مناسب طریق نہ تھا۔ جوبات کہنی تھی ذرا تفصیل اور ٹھوس دلیل کے ساتھ کہنی تھی۔ بیٹھے بٹھائے کسی کے معائب گن دینا۔ کوئی دلیل نہ ثبوت۔ اسکو تمسخر و استہزاء کہتے ہیں۔ قرآن پاک نے آپ لوگوں کی اس حالت پر افسوس کرتے ہوئے کن دردناک الفاظ میں کہا ہے۔ یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا به یستھزءون
صوفی صاحب! یہ داب شرفاء نہیں اور "صدق جدید" کو اسکے لئے منتخب کرنا تو اور بھی بے جا انتخاب ہے۔

ایک سعید فطرت نے کس طرح احمدیت قبول کی؟

(از مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ سول لائن لاہور)

مشرق سے مغرب سے خشکی سے تری سے حق و ہدایت اور راستی و صداقت کی پیاسی روحیں کھچ کھچ کر آغوش احمدیت میں آتی چلی جاتی ہیں۔ اور نہ صرف پاکستان نہ صرف ہندوستان، نہ صرف ایشیا نہ صرف یورپ۔ نہ صرف افریقہ نہ صرف امریکہ بلکہ ربع مسکون کی ہر آبادی کے ہر حصہ سے ہر طبقہ سے ہر مذہب سے ہر رنگ کے ابیض و اسود و اصفر و احمر انسانوں کے گروہ کے گروہ جوق در جوق آسمانی سلسلہ میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ اور گذشتہ پون صدی سے مخالفین احمدیت ایڑی چوٹی کا زور لگا کر تھک چکے ہیں۔ لیکن احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا وہ پودا جسے مالک السموات و الارض نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اسلام کا وہ نونہال جسے فضل الٰہی کے باران رحمت نے سینچا بڑھتا پھولتا پھلتا ہی چلا جارہا ہے اور ایک تناور درخت ہو چکا ہے۔ اور اس کی جڑیں پاتال میں اس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ جسے مخالفت کی باد صرصر کوئی ضرر ہرگز نہیں پہنچا سکتی۔ ہر سو رج جو احمدیت کی دنیا پر طلوع ہوتا ہے۔ وہ نئی سعید روحوں کو اسلام حقیقی کے اندر آنے کی خوشخبری دیتا ہے۔ الحمد للہ!

اس مختصر سے مضمون میں ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے مطابق ایک حق کی متلاشی روح کو جو طلب ہدایت کے لئے ایک عرصہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتی تھی۔ روحانی آب حیات کے چشمہ پر لے آیا۔ اور جب اس نے اسی کے حیات بخش پانی سے اپنے کام و دہن کو سیراب کیا تو کس طرح اس کا دل نفس مطمئنہ سے لبریز ہو گیا۔ الحمد للہ۔

میں تمام منصف مزاج خدا ترس طالبان حق سے ضرور کہوں گا کہ آپ ذرا اپنے قدم طلب کو تیز کریں۔ آپ اپنے دل کے دریچے کھول دیں اور اللہ تعالیٰ سے صدق قلب کے ساتھ صراط مستقیم کی راہ مانگیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق آپ پر ہدایت کے دروازے کھول دے گا اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچا کر بامراد بنا دے گا۔ وھو المقصود۔

میاں سراج دین صاحب دیوبند تھانہ بھون یوپی کے قریب ایک گاؤں کے رہنے والے مہاجر ہیں۔ جو ۱۹۴۷ء کے پر آشوب زمانے میں پاکستان پہنچے۔ اور دوسرے مہاجرین کی طرح ایک عرصہ تک پاکستان کے مختلف مقامات میں قسمت آزمائی کرنے کے بعد لاہور میں چائے کا ایک سٹال بنا کر کام کرنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد جبکہ احرار نے احمدیت پر یلغار شروع کر دی اور اس طرح لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا کے صریح حکم خداوندی کی خلاف ورزی کر کے پاکستان کی سرزمین کے امن و امان کو برباد کیا۔ اور ہزاروں امن پسند احمدیوں کی جائیدادوں کو ناحق تباہ کیا۔ اور لا اکراہ فی الدین کے حکم ربانی کا انکار کر کے ناواقف مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا۔ اور نہ صرف عوام کو بلکہ حکومت کو بھی پریشانی میں ڈالا۔ ان سب واقعات کو آپ نے اپنی چشم بصیرت سے دیکھا اور احمدیت کی حقیقت معلوم کرنے کی جستجو میں مصروف ہو گئے۔ پہلے چند مخالفین کی کتابیں پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا کہ تصویر کا ایک رخ دیکھ کر کسی صحیح فیصلہ پر پہنچنا مشکل ہے اس لئے مرکز سلسلہ کو بھی دیکھنا چاہیئے اور وہاں کے حالات اور احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کے بعد کوئی رائے قائم کرنا چاہیئے اس پر آپ تنہا بلا کسی سے مشورہ کئے ربوہ پہنچے۔ لیکن یہاں اتر کر پھر ارادہ بدل گیا اور ٹرمنس پر ہی سے جوں کے توں واپس لاہور آ گئے۔ اور بدستور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کسی طالب حق کی ذرا سی محنت کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اٹھائی ہو ضائع نہیں کرتا۔ کچھ دنوں بعد ایسا اتفاق ہوا کہ محترم قریشی محمد اکمل صاحب جنرل مرچنٹ گول بازار ربوہ جو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں لاہور جاتے رہتے ہیں اور پہلے بھی اکثر ان کی دوکان پر چائے پینے جایا کرتے تھے۔ حسب معمول گئے۔ قریشی صاحب نے ان کے ٹی سٹال پر چائے پینی۔ دفعتاً اتفاقاً چائے کی ایک پیالی ان کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئی۔ اس پر قریشی صاحب نے اس کی قیمت مبلغ ڈیڑھ روپیہ ادا کرنی چاہی۔ اب قریشی صاحب کی طرف سے چائے کی پیالی کی قیمت ادا کرنے پر اصرار اور ان کی طرف سے قیمت لینے سے انکار شروع ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس ایک پیالی کے ٹوٹنے کو ہی اس کی ہدایت کا پیش خیمہ بنا دیا۔ آخر اس اصرار و انکار پر انہوں نے قریشی صاحب کو کہا کہ پیالی کی قیمت میں لوں گا یا نہ لوں گا۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کہاں سے تشریف لایا کرتے ہیں اور کیا کاروبار کرتے ہیں۔ اور کس جماعت اسلامیہ سے آپ کا تعلق ہے کیونکہ مجھے اس آپ کے خلق سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام مسلمانوں میں سے کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ کیونکہ اگر ان میں سے کسی سے یہ معمولی سا نقصان ہو جاتا تو بجائے نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کے وہ اس کو چار اور ہی قصور وار گردانتا۔ اور پیالی کی قیمت کی ادائیگی تو الگ رہی وہ چائے کے پیسے بھی ادا کرنے کا روادار نہ ہوتا۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ نقصان آپ کا نہیں یہ میرا اپنا ہے۔ اور قیمت ادا کرنے پر اصرار کر رہے ہیں۔

قریشی صاحب نے بتلایا کہ میں ربوہ جو پاکستان میں احمدیوں کا مرکز ہے وہاں کا معمولی دوکاندار ہوں اور یہاں پر دوکان کے سلسلہ میں سامان لینے آیا کرتا ہوں۔ ان صاحب کو ایک معمولی دکاندار کے اس خلق نے سخت متاثر کیا۔ اس پر انہوں نے قریشی صاحب سے لٹریچر کے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی اور قریشی صاحب نے ان کو سر سفر میں کوئی نہ کوئی کتاب لا کر دینی شروع کی۔ جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شاہکار تصنیف دعوۃ الامیر کا مطالعہ کیا تو قبول احمدیت میں مزید تاخیر کو سعادت سے محرومی خیال کرتے جلسہ پر ربوہ پہنچے اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے مشرف احمدیت ہو گئے۔ الحمد للہ

آپ نے بتلایا کہ میں جب ابھی بچہ تھا گذشتہ ۱۹۴۴ء میں دہلی کے اندر مصلح موعود کے نشان کے ظہور پر جلسہ ہوا تو میں بھی اپنے ماموں صاحب کے ایک شناسا احمدی کے ذریعہ جلسہ دیکھنے آیا تھا۔ لیکن جب علماء سوء کی انگیخت پر احمدیوں پر سنگ باری ہونے لگی۔ تو جو احمدی مجھے لایا تھا۔ اس نے بحفاظت مجھے جلسہ کے میدان سے نکال کر میرے مکان کے قریب پہنچا دیا۔ اس وقت سے مجھے احمدیت کا علم تو تھا۔ لیکن بوجہ بچہ اور کم علم ہونے کے میں ادھر توجہ نہ دے سکا۔ آخر یہاں آ کر یہ سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ!

بعض مقامی تقریبات

قادیان مورخہ ۵ رمئی۔ جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ سب رجسٹرار ٹ و میونسپل کمشنر قادیان نے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ اور شام کا کھانا دیا۔ ہر دو معزز مہمانوں کے ساتھ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ و مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور بعض دوسرے دوستوں کو بھی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی۔

سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں اور سردار سورن سنگھ صاحب نے بھی دعوت میں شمولیت فرمائی۔ باہمی محبت اور پیار کی باتیں ہوتی رہیں۔

تقریب شادی

مورخہ ۸ رمئی کو شری جے دیو چوہان ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کی لڑکی کی شادی کی تقریب تھی۔ ان کی دعوت پر مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب تقریب میں شامل ہوئے۔ اور برات کا جو ہوشیار پور سے آئی تھی استقبال کیا۔ اس موقعہ پر بہت سے معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی کئی دوستوں کو دیا گیا۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

رپورٹ دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۵۸ء

تقسیم ملک کے بعد چونکہ روزانہ ایک بڑی تعداد زیارت مقامات مقدسہ کیلئے ہمارے محلہ میں آنا شروع ہوئی۔ ابتداء میں تو جو دوست مل جاتا وہ آنے والے احباب کو زیارت کرا دیتا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اس کام کے لئے باقاعدہ دفتر بنا دیا گیا جو کہ آنے والے احباب کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرا کر اور مناسب حال لٹریچر دے کر زیارت کرا دیتا ہے۔

اس دفتر میں ماہ اپریل ۱۹۵۸ء میں ۷۲۶ غیر مسلم دوست آئے جن کو تعارف کیا گیا ۲۷۹ ٹریکٹ دیئے گئے۔ شروع سے لے کر آخر اپریل ۱۹۵۸ء تک آمدہ زائرین کی تعداد ۱۲۰۷۵۰ ہو گئی۔ اور تقسیم شدہ لٹریچر کی تعداد ۲۲۸۹۲ ٹریکٹ و پمفلٹ و کتابچہ ہو گئی ہے۔

آنے والوں میں وزراء، سرکاری افسران، سول ملٹری و دیگر معززین بھی شامل ہیں اللہ تعالیٰ اس ذریعہ کو بھی سعید روحوں کی ہدایت کا باعث بنا دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہندوستان کے وسیع ملک میں خدمت و اشاعت دین کا زرّیں موقع

احباب جماعت کی خدمت میں ایک ضروری التماس

مع

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر بابت ماہ اپریل ۱۹۵۸ء

از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان

برادران!　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کو علم ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی خاص مشیت سے اس لئے رکھی گئی ہے کہ اسلام کی تجدید و احیاء ہو اور دینِ برحق تمام ادیان پر حجت و برہان کی رو سے غالب آکر اکناف عالم میں پھیلے یہ خدا تعالےٰ کا وعدہ اور تقدیر ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اللہ تعالےٰ اکثر ایسی تقدیروں کو اپنے بندوں کے ذریعہ پورا کرکے ان کو ثواب کا مستحق بناتا ہے۔

ہندوستان کے وسیع ملک میں دینِ اسلام کی خدمت اور اشاعت کا زرّیں موقع ہے۔ دوسرے ادیان کے پیرو باوجود اپنے دلائل کی کمزوری اور آسمانی نشانات سے تہی دستی کے اپنے اپنے مذاہب کو پھیلانے میں کوشاں ہیں اور ان کی جدوجہد ہماری کوششوں سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ جتنا لٹریچر عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے ہر سال نکل رہا ہے۔ اور جس قدر روپیہ ان کے مشنوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ ہمارے کام کی ان کے مقابل پر کوئی نسبت نہیں گو اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں مزید قربانی اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اپنی اور دینِ اسلام کی زندگی کا ثبوت اپنی قربانی اور اعمال سے دینا ہے۔

خدا کے فضل سے نظارت دعوت و تبلیغ کا چندہ نشر و اشاعت تبلیغی لٹریچر کی طباعت اور اس کی تقسیم و ترسیل میں مستعدی سے کام کر رہا ہے۔ علاوہ ہندوستانی جماعتوں کے عہدیداران کے متفرق احمدی و غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی تبلیغی لٹریچر کا متواتر مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی خواہش کے مطابق لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ بہت سے غیر مسلم جن میں زیادہ تر ہندو و سکھ شامل ہیں۔ نہایت توجہ سے اسلام و احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ان کی غلط فہمیاں دور ہو کر نیّرِ اسلام کی روشنی ان کے دلوں کو روشن کر رہی ہے۔

اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ ایسے ناموافق حالات میں بھی مرکز احمدیت قادیان سے اسلام کی روحانی روشنی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے کے مواقع بہم پہنچا رہا ہے۔

ماہ اپریل ۱۹۵۸ء میں مرکزی دفتر کے ذریعہ سے جو لٹریچر ملک کے طول و عرض میں بھجوایا گیا اس کا گوشوارہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں اس سے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کی سرانجام دہی کے لئے احباب کے مالی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ سو آپ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی جدوجہد میں میرے ساتھ یا یوں سمجھئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعاون فرما کر اللہ تعالےٰ سے ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

مجھے یہ یقین ہے کہ میری یہ آواز آپ کے کانوں سے گذر کر آپ کے دل میں ضرور اثر کرے گی۔ کیونکہ میں محض خدا تعالےٰ کی خاطر آپ کو تعاون کے لئے بلا رہا ہوں۔ اور آپ کا مخلصانہ تعاون حاصل ہو کر مجھے اس قابل بنا دے گا کہ "تکمیل تبلیغ" کا فریضہ ہندوستان میں ادا ہو جائے گا اور اتنی اشاعت ہو سکے گی کہ بھارت کے کونہ کونہ میں احمدیت کا روحانی پیغام پہونچ جائے گا اور بھارت ورش اس روحانی پیغام سے مستفیض ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس سے قبل یہ طریق رہا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مدہائے اشاعت لٹریچر، ڈاک لٹریچر، کتب تبلیغی۔ اور جلسہ ہائے بیرون کے لئے باقاعدہ رقوم منظور فرمایا کرتی تھی۔ مگر اس دفعہ ان مدات کے لئے کوئی رقم منظور نہیں کی جا سکی اور انجمن کی طرف سے یہ ہدایت دی گئی ہے۔ کہ مخلصین جماعت کو تحریک کرکے ان مدات کے لئے رقم حاصل کی جاوے۔ اور اب آپ کی اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بھجوائی جانے والی رقوم "مد نشر و اشاعت" میں جمع ہوا کریں گی۔ سو میں آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں آپ ان مستقل اخراجات کے لئے حسب استطاعت ماہوار چندہ دے کر ممنون فرماویں اور وعدوں کی فہرستیں جلد ارسال فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے مال میں اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

آپ نہ صرف خود اس بابرکت کام میں حصہ لیں بلکہ احباب اور حلقہ زیر اثر کو بھی متواتر تحریک کر کے نتیجہ سے اطلاع دیتے ہیں۔

اس تحریک کی تمام رقوم "مد نشر و اشاعت" میں محاسب صاحب قادیان کے نام ارسال فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

تفصیلی گوشوارہ تقسیم لٹریچر ماہ اپریل ۱۹۵۸ء درج ذیل ہے:-

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تفصیل تقسیم و ترسیل لٹریچر از دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان۔ بابت ماہ اپریل ۱۹۵۸ء

نام کتاب	زبان	تعداد
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام	اردو	۱۷۶
〃 〃 〃 〃	ہندی	۱۲۱
〃 〃 〃 〃	انگریزی	۲۳۰
آسمانی تحفہ پمفلٹ —	اردو	۴۱۸
〃 〃 〃	ہندی	۵۱۰
〃 〃 〃	گورمکھی	۷
〃 〃 〃	انگریزی	۱۴۷
خصوصیات قرآن	〃	۱۳
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	انگریزی	۳۰
〃 حضرت مسیح موعود علیہ السلام	〃	۳۰
〃 〃 〃 〃	اردو	۱۸۴
خاتم النبیین کے بہترین معنے		۱۴۸
وہی ہمارا کرشن	ہندی	۴۷۶
〃 〃 〃	بنگالی	۸۵
زمانے کا اوتار	〃	۸۵
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	انگریزی	۱۸۴
کرشن اوتار کا پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام	ہندی	۱۲۷
تبلیغِ اسلام دنیا کے کناروں تک	〃	۲۲۴
چودویں پھل	گورمکھی	۱۰۰
حقیقی اسلام مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب		۲۲۶
حقیقی اسلام مصنفہ مولوی محمد سلیم صاحب		۱۱۲
خلافتِ ثانیہ کا قیام		۱
وفاتِ حضرت مسیح ناصری پر علمائے مصر کا فتوےٰ	اردو	۱۴۵
احمدیت کیا ہے	انگریزی	۲۰۸
احمدیت کا پیغام	〃	۲۳
اسلام اور اشتراکیت	اردو	۲۰
عقائد و تعلیمات		۴۵
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	انگریزی	۲۱۸
تحریکِ احمدیت	اردو	۱۱۸
احمدی مسلمان ہیں		۱۰۵
مودودی صاحب کا تحقیقاتی عدالت میں تحریری بیان اور اس پر صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ		۶
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے۔		۳۰۴
مسئلہ تناسخ یا آواگون عقل کے ترازو میں		۵
اس زمانہ کے امام۔ خلیفہ اور مجدد کو پہچانو		۱۰۱
زمانے کی ضرورت	انگریزی	۱
دیباچہ تفسیر القرآن مطبوعہ لنڈن	〃	۲
〃 〃 〃	اردو	۱
آئینہ صداقت	انگریزی	۶
نمازہ مترجم	انگریزی	۱۶
اے مسلم بھائی	اردو	۱
نظامِ نو انگریزی	انگریزی	۱۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	〃	۱۲
سیرۃ احمد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی		۶
〃 〃 مطبوعہ ہالینڈ		۱۰
دی ہولی پرافٹ محمد مطبوعہ ہالینڈ		۴
اسلام کیا ہے	〃 انگریزی	۱۰
اسلام اینڈ سٹیڈری	〃	۵
[illegible]	〃	۵
احمدی اور غیر احمدی میں فرق	〃	۱۰
احمدیہ موومنٹ از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		۷
ترجمۃ القرآن پہلا پارہ مطبوعہ ہالینڈ	انگریزی	۵
شان خاتم النبیین		۱
احمدیہ البم		۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو	۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے		۱
رازِ حقیقت		۲
ہمارا خدا		۱
تبلیغ حق		۱
برکات الدعا		۱
کلمۃ الحق		۱
محمدی بیگم کی پیشگوئی		۱
صمصام الحق		۱
تذکرۃ الذاکرین		۱
خلافتِ راشدہ		۱
حق الیقین		۱
تحفہ گولڑویہ		۱
محامد خاتم النبیین		۱
سوال و جواب	انگریزی	۱
ضمیمہ تریاق القلوب		۱
اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام		۱
قادیانی مسئلہ کا جواب		۱
خصائص القرآن		۱
انسانیت کا ہمدرد	انگریزی	۲۲
روزوں سے تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔		۲
احادیث نبی میں دعا کی فضیلت		۲
چارٹ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک		۵۰
〃 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین وار واقعات		۳
وصیت حجۃ الوداع حدیث		۵۱
وہی ہمارا کرشن	اڑیہ	۱۸۰
عیسائیوں کو نصیحت پمفلٹ	انگریزی	۲۵۰

کتاب	زبان	تعداد
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	انگریزی	۵
سکھ مذہب اور اذان		۱
بابا نانک اور تعلیم وحدانیت		۱
احمدیت کا سکھوں پر اثر		۱
ہندو دھرم میں کثرتِ ازدواج	اُردو	۱
" " "	ہندی	۱
المہدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہدایات		۴
علمی معجزہ		۳
شاہِ حبش کو دعوتِ حق ایک برہمو سماج کے قلم سے		۱
تحفۃ النصاریٰ		۲
یورپ کے علومِ جدیدہ	اردو	۱
موجودہ زمانہ کا اوتار	"	۲
موعود اقوامِ عالم	"	۱
تحفۃ الندوہ	"	۱
بیان		۱
مباحثہ		۱
بشارت احمد (خاتمہ)		۱
سیف الجبار		۱
مولوی محمد علی صاحب کا موعود نبی سے جنگ		۱
تقویہ نواب اکبر یار جنگ		۱
ختم نبوت		۱
ختمِ نبوت کی حقیقت پمفلٹ		۳
ضرورتِ مذہب	"	۳
ناقابلِ تسخیر قلعہ	انگریزی	۱

کل میزان ۵۴۷

سونگھڑہ میں یوم التبلیغ

مقامی طور پر یوم التبلیغ کو کامیاب طریق سے منانے کے لئے ۲۰ را پریل ۵۸ء کو بعد نماز جمعہ تمام دوستوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور اٹھارہ دوستوں کو تین گروپ میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر گروپ کے لئے ایک امیر وفد مقرر کیا گیا اور ان میں محلہ جات تقسیم کر دیئے گئے۔ چنانچہ ۲۷ را پریل بروز اتوار صبح ۷ بجے تمام دوست مرکز سے آمدہ ٹریکٹ اردو انگریزی۔ ہندی اور اڑیہ اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے۔

سارا دن انفرادی اور اجتماعی رنگ میں لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ اور احمدیت کا پیغام مرد و زن کو سنایا گیا۔ لوگوں نے نہایت سنجیدگی سے سُنا اور مزید غور و خوض کرنے کا وعدہ کیا۔ اور ہمارے ٹریکٹوں کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور پڑھنے اور پڑھ کر غور کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کرم سے حق و صداقت ان پر کھول دے اور صداقت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

پروگرام کے مطابق سارا دن تبلیغ کرنے کے بعد سارے دوست شام کو جامع مسجد احمدیہ کو تیمی میں اکٹھے ہوئے۔ مرد و زن کی موجودگی میں تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب امیر صاحب منعقد کیا گیا جس میں وفد کے امیر اور افراد نے کارگذاری کی رپورٹ سنائی اس سلسلہ میں خاکسار راقم نے اپنے وفد کی کارگذاری کی رپورٹ اور اپنے تاثرات کا تفصیل کے ساتھ اظہار کیا اور تبلیغ کی راہ میں جو دشواریاں حائل ہوتی ہیں۔ اور جو کمزوریاں ہمارے اندر پائی جاتی ہیں اُن کی اصلاح کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے پر روشنی ڈالی۔

میری تقریر کے بعد جناب مولوی محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ اور آپ نے اپنی تقریر میں گذشتہ انبیاء کرام کے حالات اور اُن کی دشواریاں اور اُن کی مخالفت۔ پھر اُن کی کامیابی پر تفصیل سے روشنی ڈال اور احباب جماعت کو ہر سال استقلال کے ساتھ تبلیغ کرنے اور اپنے آپ کو غیروں کیلئے نمونہ بننے کی تلقین فرمائی۔ الغرض صبح ۷ بجے سے تقریباً ۹ بجے تک سارے دوست تبلیغی کاروائی میں ہمہ تن مصروف رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ از سونگھڑہ

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۹ سے آگے)

میرا یہ رنگین ہے کہ مقابلہ کے لئے تیار رہو جب وہ ہمارا وقت کا انتہا رہو گیا خدا تعالیٰ نے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ مقامی افراد جماعت پر اس کا خاص اثر ہے۔

پریس

ان دنوں اخبارات میں کثرت سے مضامین اسلام کے متعلق شائع ہو رہے ہیں۔ ایک اخبار میں ایک مضمون ملکہ ایران کی طلاق کے بارہ میں چھپا۔ اور غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئیں۔ خاکسار نے ایڈیٹر کو خط لکھا۔ یہ خط مضمون نگار کو بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد ہی خطوط لکھے گئے۔ اور بالآخر یہ خط ہمارے رسالہ "اسلام" میں شائع کرا دیا گیا۔ اسلام کا درد رکھنے والوں نے اس خط کو بہت پسند کیا۔ اور خاکسار کا شکریہ ادا کیا۔ ایک اور سلسلہ میں پریس کے نام ایک بیان جاری کیا گیا۔

بیعت

خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک نوجوان نے بیعت کی۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا نام یحییٰ رفیق رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور بیعتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ ان سب میں متغیرانہ سادگی پائی جاتی ہے۔ اور اسلام کی خدمت کا جوش بھی۔

مسکرا (یوپی) میں جماعت احمدیہ کا جلسہ عام

جمعۃ الوداع کے روز مورخہ ۱۸ را پریل کی درمیانی شب کو بعد نماز عشاء و تراویح جماعت احمدیہ نے ایک جلسہ عام زیر صدارت مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت مختصراً بیان کی۔ اور مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی معاون ناظر بیت المال کا حاضرین سے تعارف کرایا آپ نے "قرآن کریم کا نزول اور اسکی اشاعت" کے موضوع پر پون گھنٹہ مدلل تقریر فرمائی۔ اسی دوران میں بارش شروع ہو گئی۔ اور مجبوراً کاروائی ختم کرنا پڑی مگر تھوڑی دیر بعد مطلع صاف ہو گیا تو دوسرا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا جس میں مکرم مولوی منظور احمد صاحب نے روزوں کی فرضیت اور قرآن و حدیث سے روزوں کے احکام بیان کئے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے انسانی زندگی کا مقصد اور اصلاح نفس کے متعلق روشنی ڈالی۔ اور احباب کو ان پر کاربند رہنے کی نصیحت کی۔ حاضرین نے جلسہ کی کاروائی پوری دلچسپی سے سنی۔

جلسہ میں مسلمان۔ بچے، بوڑھے۔ نوجوان اور مستورات کی شرکت کے علاوہ کثیر تعداد میں ہندو بھائیوں نے بھی شرکت کی۔

مکرم ابرار محمد صاحب۔ حبیب الرحمٰن صاحب۔ محترمہ معصومی خاتون صاحبہ وحمۃ مرخورشید خاور صاحبہ نے اس جلسہ کے انتظامات میں خاص تعاون کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

درخواست دعا۔ میری بچی صادقہ بیگم صاحبہ سی پی فسٹ ایر ایم بی بی ایس کا امتحان ہو رہا ہے سب بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار الٰہی بخش چیلا رام بلڈنگ کالی باڑی پشاور شہر (پاکستان)

تفسیر صغیر حاصل کریں!

جیسا کہ احباب کو بذریعہ الفضل و بدر معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف منیف تفسیر صغیر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۵۷ء پر شائع ہو چکی ہے۔ اور مخلصین جماعت ان کو ہاتھوں ہاتھ لے کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احمدی احباب اس کو خرید کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار بدر ایسے جملہ احباب جنہوں نے ابھی تک تفسیر صغیر نہیں خریدی کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اس کو خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ تفسیر صغیر کی قیمت ۱۸ روپے ہے۔ اور محصول ڈاک ۲۵-۳ روپے کل مبلغ ۲۵-۲۱ روپے پیشگی وصول ہونے پر تفسیر صغیر بھجوا دی جاتی ہے۔

امید ہے کہ ہندوستان میں مقیم جملہ احمدی احباب اس طرف فوری توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔ اس سلسلہ میں جملہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان (ایسٹ پنجاب)

اعلانِ دعا

"مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کی معرفت جماعت ماریشس کی طرف سے مبلغ -/۱۵۰ روپے کی رقوم مختلف مدات میں وصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اس سے قبل بھی مولوی صاحب کی کوشش اور تعاون سے جماعت ماریشس کی طرف سے مرمت مکانات مقدسہ کے سلسلہ میں امدادی رقوم آتی رہی ہیں۔ جن کا اعلان اخبار "بدر" میں ہوتا رہا ہے۔ مگر مولوی صاحب موصوف اور احباب جماعت ماریشس کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے احباب جماعت خاص طور پر دعا فرماویں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نیا مالی سال اور ہماری ذمہ داریاں

۱۹۵۷-۵۸ء کا مالی سال ۳۰ ر اپریل کو ختم ہو چکا ہے۔ اور یکم مئی ۱۹۵۸ء سے صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہو گیا ہے۔ لیکن ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور افراد کے ذمہ سابقہ بقایا کی کثیر رقوم تا حال قابلِ ادا ہیں۔ جن کے متعلق جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور متعلقہ افراد کو مرکز کی طرف سے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی پر اس قدر زور دیا ہے کہ حضور چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار کو جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔

اگر جماعتوں کے عہدیداران اور متعلقہ افراد اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح محسوس کریں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو مستحضر رکھیں۔ تو سلسلہ کی طرف سے عاید کردہ لازمی چندہ جات کی موجودہ پوزیشن باقی نہیں رہ سکتی۔

احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر اسکے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا ۔۔۔۔۔ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا ۔۔۔۔۔۔ اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ۔ کہ اپنی غیر منقولہ جائداد وں کو اس کی راہ میں بیچ بھی دو پھر بھی ادب سے دور ہے کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے۔ اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لیگا۔ میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ نئے شروع ہونے والے مالی سال میں جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے مالی قربانی اور جد و جہد کے لئے اپنے اندر ایک نیا عزم اور نیا جوش پیدا کرے اور اپنے ذمہ کے واجبات کی سو فی صدی ادائیگی کر کے عملی طور پر اس بات کا ثبوت دے کہ وہ در حقیقت

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے

جملہ جماعتوں کے عہدہ داران مال اور صدر و امراء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ خود بھی قربانی کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں اور جماعت کے جملہ سست اور بقایا دار احباب کی اصلاح کے لئے بھی پوری کوشش کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ مرمت مقامات مقدسہ میں حصہ لینے والے مخلصین

جن احباب کی طرف سے ماہ مارچ و اپریل ۱۹۵۸ء میں مرمت مقامات مقدسہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار و خاندانوں میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار بدر و جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن اخراجات کے مقابل پر چندوں کی آمد برائے نام ہے۔

مقامات مقدسہ کی حفاظت اور آبادی کا فریضہ ایک ایسی عظیم الشان خدمت ہے جس میں جماعت کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیئے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ خدمت کے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور یہ یقین رکھیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر اور خدمت کی خاطر قربانی میں اپنا قدم آگے بڑھاتا ہے وہ نہ صرف آخرت میں بہترین اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ بلکہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت ڈالتا ہے۔ اس لئے جن احباب نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مقدس تحریک میں شامل ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

نام	رقم	نام	رقم
مکرم شمس الدین صاحب بنگال	۲۰،۴۴	مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد	۰۰ر۱
" ڈی کے سلمان صاحب ممبئی	۵،۷۵	" قمر الدین صاحب انجولی	۰۰ر۱۰
جماعت احمدیہ گورسائی	۳،۶۲	جماعت احمدیہ بڈھانوں	۰۰ر۵۱
" " چارکوٹ	۴،۲۵	" مقبول احمد صاحب جمشید پور	۰۰ر۱
" " یادگیر	۷۵،۰۰	" سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۰۰ر۲۵
" ایم ابراہیم صاحب کرناگاپلی	۵۰،۰۰	جماعت احمدیہ یادگیر	۰۰ر۵۲۵
" سکندر صاحب بھدرک	۲،۰۰	" منظور احمد صاحب بالی رانچی	۰۰ر۲۰
" عبد الجلیل صاحب دیودرگ	۵۰،۰۰	" ڈاکٹر محمد حسین صاحب بنگلور	۵،۰۰
" سید عبد المجید صاحب جمشید پور	۲،۵۶	جماعت احمدیہ جموں	۵۰ر۰۰
		تحفہ امۃ اللہ بھاگلپور	۵،۷۵

ناظر بیت المال قادیان

سیکرٹریان امور عامہ توجہ فرماویں!

جماعتوں کے حالات سے مرکز کو باخبر رکھنے کے لئے نظارت امور عامہ نے مطبوعہ فارم رپورٹ کارگذاری جملہ سیکرٹریان امور عامہ کی خدمت میں بھجوائے ہوئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے سیکرٹریان امور عامہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے ہیں۔ یعنی یہ ماہوار رپورٹ فارم بعد تکمیل نظارت ہذا میں نہیں بھجواتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نظارت ہذا کو نہ تو جماعتوں کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ اور نہ نظارت ان کی مشکلات میں کوئی رہنمائی کر سکتی ہے۔ لہٰذا ایسے عہدے داران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں سے متعلق ماہوار کارگذاری رپورٹ اگلے ہر ماہ کی سات تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ اگر کسی عہدیدار کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں تو اطلاع ملنے پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ امراء اور صدر صاحبان بھی اس بارہ میں نگرانی فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست جو مشرقی افریقہ میں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ہیں۔ اور ایک مخلص صحابی کے صاحبزادے ہیں انہیں دوسری شادی کے لئے ایک مخلص احمدی لڑکی کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ عمر تقریباً ۵۰-۵۱ سال۔ تنخواہ ماہوار بارہ سو روپیہ۔ صحت اچھی ہے۔ پہلی بیوی بھی ہے اور اس سے اولاد بھی ہے۔ چونکہ وہ بیمار رہتی ہے اور اکثر پاکستان میں رہتی ہے۔ اس لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ لڑکی مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ اور عمر پختہ ہو۔ لکھنا پڑھنا آتا ہو۔ خوش شکل اور خوش سیرت ہو۔ ڈاکٹری علاج معالجہ سے واقفیت اور دلچسپی ہو تو زیادہ موزوں ہے۔ اور مشرقی افریقہ میں ان کے ساتھ رہنا پسند کرے۔ ناظر امور عامہ قادیان

خبریں

لاہور ۹رمئی۔ جنگ آزادی کے جانباز سپاہی اور مغربی پاکستان کے محترم ترین سیاسی راہنما ڈاکٹر خان صاحب آج ۸½ بجے صبح اپنے لڑکے کے مکان پر تیس سالہ برخواست شدہ پٹواری کے ہاتھوں شہید کر دیئے گئے۔ قاتل کا نام عطا محمد ہے جو ایک قبائلی پٹھان ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنی برخواستگی کو خلاف قانون ہونے کی شکایت لے کر آیا۔ مگر ڈاکٹر خان صاحب کے جواب سے غیر مطمئن ہو کر اس نے تیز دھار چاقو آپ کے سینہ میں گھونپ دیا۔ زخموں کے باوجود ڈاکٹر خان صاحب نے تیس گز تک قاتل کا تعاقب کیا۔ لیکن باغیچہ کے دروازہ کے پاس گر گئے۔ ان کا ڈرائیور جو وہیں موٹر صاف کر رہا تھا امداد کو دوڑا۔ اور اس نے عطا محمد کو پکڑ کر قابو میں کر لیا۔ ڈاکٹر خان صاحب کو میو ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن ڈاکٹری امداد ملنے سے قبل ہی زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے ایمبولینس کار ہی میں جاں بحق ہو گئے۔ ڈاکٹر خان صاحب کی لاش پشاور سے تیس میل دور ان کے وطن اتمان زئی لے جائی گئی۔ اور ان کی بیوی کے مزار کے قریب ہی انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

خان صاحب کی شہادت پر پاکستانی لیڈروں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے ایک عظیم اور قومی رہنما قرار دیا اور کہا کہ اس حادثہ سے ملک کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔

نئی دہلی ۹رمئی۔ آج ہندوستان کی لوک سبھا میں ڈاکٹر خان صاحب کو پرزور الفاظ میں خراج عقیدت ادا کیا گیا اور تمام ممبران دو منٹ تک خاموش کھڑے رہے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا کہ ڈاکٹر خان صاحب ایک بڑے محب وطن تھے۔ اگرچہ بعض باتوں میں ہمارا اختلاف ہوا۔ لیکن اس کے باوجود ہم ان کا احترام کرتے تھے۔ وہ ہمارے پرانے ساتھی اور ہماری جنگ آزادی کے بہادر کپتان تھے۔ جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے۔ اب سے پچاس برس پہلے ان سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ جبکہ میں ۱۸ یا ۱۹ سال کا نوجوان تھا۔ جب میں نے پہلی بار ان سے ملاقات کی۔ تو ہم دونوں انگلستان میں پڑھتے تھے۔ وہ ڈاکٹری کے طالب علم تھے۔ اور محب پسند تھے۔ زندگی کے اس طویل عرصہ میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہے۔

نئی دہلی ۸رمئی۔ آج دوپہر سے کچھ پہلے صفدر جنگ کے ہوائی میدان پر انڈین ایئر فورس کے ایک دیمپائر جیٹ طیارہ کو حادثہ پیش آگیا۔ جس کے نتیجہ میں سات اشخاص ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں تین کے نام معلوم ہو گئے ہیں۔ ان میں فلائنگ لفٹنٹ او۔ پی گیرا۔ فلائنگ آفیسر ایس۔ ایس کوہلی اور ایس۔ سی شرما ایک سینیئر مکینک دہلی فلائنگ کلب شامل ہیں۔ چار دوسرے مرنے والوں کے ناموں کا عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ ان کی جلی ہوئی لاشیں ناقابل شناخت تھیں جیٹ طیارہ فلائنگ کلب کے ہینگر سے ٹکرا گیا۔ اور ہینگر میں کام کرنے والے ۴۲ یا ۴۳ کاریگروں میں پانچ ہلاک ہو گئے پندرہ ہوائی جہاز جو ہینگر میں کھڑے تھے ہوائی جہاز کی ٹکر لگنے سے تباہ ہو گئے ان میں چار ہوائی جہاز فلائنگ کلب دہلی کے تھے۔ تقریباً بیس اشخاص زخمی ہو گئے۔ مجروحین میں سے گیارہ اشخاص ہسپتال بھجوا دیئے گئے۔ جن میں سے دو کو شام کے وقت چھٹی دیدی گئی۔

نئی دہلی ۸رمئی۔ ہیلتھ کمشنر مرکزی وزیر صحت نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ تین ریاستوں مغربی بنگال، بہار اور مشرقی یوپی میں چیچک وبائی شکل میں پھیل گئی ہے۔ کلکتہ میں ہیضہ نے بہت بری شکل اختیار کر لی ہے۔

دہلی ۹رمئی۔ گذشتہ شب بارہ بجے کے بعد راجدھانی میں آتشزدگی کا ایک زبردست حادثہ پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں دلی میں آتشزدگی کا اس قدر بڑا حادثہ پیش نہیں آیا تھا۔ اس آتشزدگی میں دلی کی سات بڑی لکڑی کی دوکانیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ یہ دوکانیں پل مٹھائی پر واقع تھیں کہ جو نئے بازار کو سبزی منڈی سے ملاتا ہے۔

آگ کا یہ واقعہ اس قدر بڑا تھا کہ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک آسمان کا رنگ بالکل سرخ رہا۔ تقریباً پندرہ فائر انجنوں نے آگ پر قابو پانے کے لئے دو گھنٹہ سے زائد دیر تک جدوجہد کی۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ایک اور اطلاع کے مطابق دلی کی فائر سروس کا پورا عملہ آگ بجھانے میں لگا ہوا تھا۔

اگرچہ فوری طور پر نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا تاہم غیر سرکاری ذرائع کے مطابق دو اور تین لاکھ روپیہ کے درمیان نقصان ہوا ہے۔

واشنگٹن ۹رمئی۔ عام طور پر معتبر امریکی حلقوں نے بتایا کہ امریکہ نے پاکستان کو ۲۰ سے ۲۵ تک B 47 یا B 52 جیٹ طیارہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہوائی جہاز پاکستان جارحانہ حملہ کے خلاف استعمال کر سکے گا۔ یہ بمبار پاکستان کو آئندہ موسم بہار میں دیئے جائیں گے۔ اور ان کو اڑانے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے پاکستانی پائلٹ امریکہ آئیں گے۔

ہوشیار پور ۹رمئی۔ کل ہندوستانی فضائیہ کے منحوس دنوں کا دن تھا ہندوستانی فضائیہ کا ایک اور طیارہ جو ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوا تھا ایک [illegible] سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ جہاز کے ٹکڑے ہو گئے فلائنگ آفیسر ڈی۔ ایس۔ بجاج موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔

پہلے یہ جہاز آم کے ایک درخت سے ٹکرایا اور اس کے بعد دیوار سے ٹکرا گیا۔ اس طیارہ کا ایک ٹکڑا اس سے الگ ہو کر ایک دوسرے درخت سے ٹکرا گیا جس کے نیچے ایک بچہ سو رہا تھا۔ کہ حیرت انگیز طور پر بچ گیا۔ لیکن دیگر دو بچے ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۹رمئی۔ کل شام وزارت خزانہ کی غیر رسمی پارلیمانی مشاورتی کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس تجویز پر غور کیا گیا کہ حکومت گولڈ بانڈ جاری کر کے سونے کی اس تمام مقدار کو منجمد کر دے۔ جو اس وقت عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں یہی طریقہ رائج ہے۔ اس تجویز کی اہمیت اور افادیت کو مشاورتی کمیٹی نے تسلیم کیا۔ اندازہ ہے کہ ہندوستان میں ۱۰½ کروڑ اونس سونا موجود ہے۔ جس کی قیمت اس وقت کی شرح کے حساب سے ۱۷۰½ ارب روپے ہوتی ہے۔

اندرون ملک میں اس وقت سونے کی قیمت ۲۸۹ روپے فی اونس ہے۔ اس حساب سے اس سونے کی قیمت ۳۰ ارب ۲۵ کروڑ روپے ہوتی ہے۔ لیکن اس تجویز کے نفاذ کے اثرات پر اور ملک کی معیشت پر اس کے اثرات کے بارہ میں کمیٹی میں اختلاف رائے ہے۔ ابھی اس بارہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور اس پر مزید غور کیا جائے گا۔

ماسکو ۹رمئی۔ روس نے حکومت امریکہ کی تجویز مسترد کر دی ہے کہ امریکہ بحرالکاہل میں جو ایٹمی تجربات کر رہا ہے روسی مشاہدین اس کو دیکھیں۔ بتایا گیا ہے کہ روس کسی ایسی کاروائی میں حصہ نہ لے گا۔ جو روس کی یک طرفہ طور پر ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں کے تجربات بند کرنے سے ٹکراتی ہو۔